پرو:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses

www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 262 Monday 29th September 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۶۲ / مورخہ، ۲۹ / ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۶ / ربیع الآخر ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ / روپے، صفحات: ۴

یوگی کی مسلمانوں کو کھلی دھمکی 'آئی لو محمد ﷺ' مظاہروں کو 'غزوۂ ہند' سے جوڑ دیا

یوپی: وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو بلرامپور میں عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے بریلی میں 'آئی لو محمدﷺ' '' کے عنوان سے ہونے والے مظاہرہ میں تشدد کی بنیاد زہرافشانی کرتے ہوئے براہ راست مسلمانوں کو دھمکیاں دیں۔ انہوں نے مظاہروں کو ''غزوۂ ہند'' سے جوڑ دیا اور متنبہ کیا کہ ''جسے جہنم جانا ہے، وہ غزوۂ ہند کے نام پر افراتفری پیدا کرنے کی کوشش کرے۔'' بریلی احتجاج کے حوالے سے زہرافشانی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''حکومت کی زیرو ٹالرینس پالیسی ہے اور جو بھی ملک یا سماج مخالف حرکت کرے گا، اس کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے گا۔'' یوگی آدتیہ ناتھ نے بے بنیاد باتیں کرتے ہوئے کہا کہ کچھ لوگ ہندوستان میں رہتے ہوئے 'غزوۂ ہند' کے نعرے لگا کر ملک دشمن سرگرمیوں کو ہوا دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی سرزمین پر غزوۂ ہند نہیں ہوگا، یہ زمین ان شخصیات کے اصولوں سے چلتی ہے جنہوں نے اس ملک کیلئے قربانیاں دی ہیں اور جو غزوۂ ہند کا خواب دیکھتا ہے، وہ دراصل جہنم کا ٹکٹ خرید رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کچھ لوگ دھوکہ دہی کے ذریعے آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن ان کے پاپ کا گھڑا ایک دن ضرور بھرتا ہے۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ بلرامپور کے باشندے جلال الدین نے اپنا نام چھانگر بابا رکھ لیا تھا تاکہ ہندوؤں کو گمراہ کر سکے، مگر آخر کار اس کی بری کرتوتوں کا انجام سامنے آیا۔ ایسے عناصر سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ یوگی نے کہا کہ کچھ لوگوں کو امن اور ترقی پسند نہیں، لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جن بچوں کے ہاتھوں میں کتاب اور قلم ہونا چاہیے، ان کے ہاتھوں میں 'آئی لو محمدؐ' کے پوسٹر تھما کر کچھ لوگ معاشرہ میں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔ حکومت ایسی افراتفری برداشت نہیں کرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے سخت لہجے میں کہا کہ جو بھی فساد یا دنگا کرے گا، وہ یاد رکھے کہ جیسے بریلی میں پٹے ہیں ویسے ہی دوبارہ پٹیں گے۔

ریاست مہاراشٹر بارش سے بے حال، کئی اضلاع میں ریڈ الرٹ

ممبئی: ریاست بھر بارش نے تباہی مچادی ہے۔ کئی اضلاع میں آبی ذخائر سے پانی چھوڑے جانے کے سبب ندیوں میں سیلابی صورتحال ہے۔ سنیچر کو رات بھر اور اتوار کو بھی بارش جاری رہی۔ ۶ / اضلاع میں انتظامیہ کی جانب سے ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ انتہائی ضروری کام کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں۔ ان اضلاع میں ممبئی، تھانے، پال گھر، جالنہ اور رائے گڑھ شامل ہیں۔ ناسک اور پونے گھاٹ کے بالائی علاقوں میں بھی موسلا دھار بارش کیلئے ریڈ الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث ریاست کے کئی حصوں میں بڑے پیمانے پر سیلابی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ محکمہ موسمیات نے اطلاع دی ہے کہ ۲۹ / ستمبر کو مراٹھواڑہ کے تمام ۸ / اضلاع میں ہلکی سے درمیانی بارش متوقع ہے، جس سے گزشتہ دو دنوں میں ہونے والی بھاری اور موسلا دھار بارش کے بعد شدت میں کمی آئے گی۔ ان اضلاع میں اورنگ آباد، جالنہ، بیڑ، لاتور، پربھنی، ناندیڑ، ہنگولی اور عثمان آباد شامل ہیں۔ محکمہ کے مطابق مغربی ودربھ اور شمالی مدھیہ مہاراشٹر میں موجود کم دباؤ والا علاقہ مسلسل کمزور ہو رہا ہے جس کے باعث بارش کی شدت میں کمی دیکھنے کو ملے گی۔ پیشنگوئی کے مطابق ۲۹ / ستمبر کو گرج چمک کے ساتھ بارش اور ۳۰ / تا ۴۰ / کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ اس سے پہلے ۲۷ / اور ۲۸ / ستمبر کو خطے میں بھاری سے شدید بارش ریکارڈ کی گئی تھی۔ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ ۲۴ / گھنٹوں میں ناندیڑ ضلع کے لوہا میں ۱۳ / سینٹی میٹر، کنٹر اور ویجاپور میں بالترتیب ۱۳ / اور ۱۲ / سینٹی میٹر، جبکہ خلد آباد میں ۱۱ / سینٹی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ پالم (پربھنی) میں ۱۰ / سینٹی میٹر، پٹودا اور پورنا میں ۹ / سینٹی میٹر کے علاوہ بیڑ، ہنگولی اور عثمان آباد کے کئی مقامات پر نمایاں بارش ہوئی۔ شدید بارش نے مراٹھواڑہ کے دیہی و شہری علاقوں میں بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا۔ کئی گاؤں منقطع ہوگئے، نشیبی علاقے زیر آب آگئے اور سڑکوں و پلوں پر آمد و رفت معطل رہی۔ ریاستی حکومت نے تمام اضلاع میں ہائی الرٹ جاری کیا ہے اور وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے کلکٹروں کے ساتھ مسلسل جائزہ میٹنگیں کی ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس کی ٹیمیں عثمان آباد سمیت دیگر متاثرہ علاقوں میں بچاؤ اور امدادی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ محکمہ موسمیات کے الرٹ اور اورنگ آباد ضلع میں مسلسل بارش اور اتوار کو سیلابی صورتحال کے پیش نظر ضلع انتظامیہ نے پیر کو تمام اسکولوں میں تعطیل کا اعلان کیا ہے۔

کانگریس کی پکار، کولہاپور کے شہریو! مرٹھواڑہ کا ساتھ دیں رکن اسمبلی ستیج پاٹل کی پرزور اپیل

کولہاپور: اس وقت مرٹھواڑہ شدید بارش اور تباہ کن سیلاب کی لپیٹ میں ہے۔ کئی اضلاع میں مسلسل بارش اور طوفانی پانی نے کھیت کھلیان، مکانات، گاؤں کی گلیاں اور لوگوں کے خواب سب کچھ بہا دیا ہے۔ کسانوں کی برسوں کی محنت چند لمحوں میں ضائع ہوگئی ہے، ہزاروں خاندان بے گھر ہوگئے ہیں اور ہزاروں بچے، خواتین اور بزرگ فاقہ کشی اور بیماری کے خطرے سے دوچار ہیں۔ اس افسوسناک صورت حال کو دیکھتے ہوئے کولہاپور ضلع کانگریس کمیٹی نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دل کھول کر مدد کے لیے آگے آئیں اور مرٹھواڑہ کے بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں۔ کانگریس کے قانون ساز کونسل میں اپوزیشن لیڈر اور ضلع کانگریس کے صدر رکن اسمبلی ستیج پاٹل نے کہا کہ جب کولہاپور کو ماضی میں مہاپور نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا تو پورے ملک کے مختلف حصوں سے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر امداد بھیجی تھی۔ اسی جذبے کو یاد رکھتے ہوئے اب کولہاپور کے عوام کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اس مشکل وقت میں مرٹھواڑہ کے مصیبت زدہ عوام کا سہارا بنیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی نے ایک منظم مہم کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے کہ متاثرین کو روزمرہ کے استعمال کا سامان، کھانے پینے کی اشیا اور دیگر بنیادی ضرورتیں فراہم کی جائیں تاکہ ان کے دکھ درد کو کم کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ راشن کا سامان، ابتدائی طبی امداد کے آلات، سینیٹری پیڈ، چپل اور سلیپرز، پینے کے پانی کی بوتلیں، مرد و خواتین اور بچوں کے کپڑے، کمبل، چٹائیاں، برساتی، تولیے اور تعلیمی سامان عطیہ کریں۔ یہ تمام سامان بدھ سے 28 ستمبر تک کولہاپور ضلع کانگریس کمیٹی کے دفتر میں جمع کیا جائے گا اور پھر 29 ستمبر کو ٹرکوں کے ذریعے مرٹھواڑہ کے مختلف متاثرہ اضلاع تک پہنچایا جائے گا تاکہ بروقت ضرورت مندوں کے ہاتھوں تک امداد پہنچ سکے۔ ستیج پاٹل نے کہا کہ کولہاپور کے عوام نے اپنی آنکھوں سے وہ دن دیکھے ہیں جب بارش اور سیلاب نے ان کا سب کچھ چھین لیا تھا۔ اس وقت ملک کے مختلف حصوں سے جو امداد پہنچی تھی، اس نے انہیں دوبارہ کھڑا ہونے کا حوصلہ دیا تھا۔ آج مرٹھواڑہ کے عوام اسی کڑے وقت سے گزر رہے ہیں اور ان کی امیدیں ہم سب سے جڑی ہوئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ محض ایک امدادی مہم نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت کا عہد ہے، اور کولہاپور کے عوام کا یہ تعاون مرٹھواڑہ کے متاثرین کے لیے زندگی کا سہارا اور نئی امید بن سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ وقت سیاست یا اختلاف کا نہیں بلکہ یکجہتی اور بھائی چارے کا ہے۔ اگر ہر شہری اپنی استطاعت کے مطابق تھوڑا سا بھی تعاون کرے تو ہزاروں متاثرہ خاندانوں کی زندگیوں میں روشنی لوٹ سکتی ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ آیئے، ہم سب مل کر اس عزم کا اظہار کریں۔

آج صبح 10 بجے سے مسلسل ایک ہفتے سے جاری موسلادھار بارش کے باعث بیڑ شہر کے جونا بازار، کمواڑہ، ہاتھی خانہ، قلعہ و فصیل خندق سمیت کئی علاقوں میں بارش کا پانی بھر گیا۔ اس شدید بارش کے نتیجے میں متعدد مقامات پر مکانات کی دیواریں گر گئیں۔ اس سلسلے میں آج ضلع کلکٹر کے دفتر کے انتظامی افسر شبیر بھائی پٹھان سے ملاقات کر کے، سماجی کارکن و بی جے پی کے رہنما موسی خان پٹھان، کارپوریٹر زیت اللہ خان پٹھان اور مقیت لالا نے مطالبہ کیا کہ متاثرہ گھروں کا فوری پنچنامہ کر کے حکومت کی جانب سے جلد از جلد معاوضہ فراہم کیا جائے۔

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس منتظمہ کا انتخابی اجلاس کا اختتام، مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب باتفاق رائے چھٹویں مرتبہ صوبائی صدر منتخب

جمعیۃ علماء کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ کرنا ہے: مولانا سید محمود مدنی

اورنگ آباد۔ 28 / ستمبر (پریس ریلیز) آج یہاں جے جی لانس سلوڑ ضلع اورنگ آباد میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی منتظمہ کا انتخابی اجلاس بصدارت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نہایت شاندار اور کامیاب انداز میں منعقد ہوا، مرکزی مشاہد کی حیثیت سے تشریف لائے قائد ملت اسلامیہ جانشین فدائے ملت حضرت مولانا سید محمود مدنی صاحب مدظلہ العالی (صدر جمعیۃ علماء ہند) کی نگرانی میں مولانا یوسف جمال قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع تھانہ) نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی صدارت کے لئے مولانا ندیم صدیقی صاحب کا نام پیش کیا، جس پر مجلس منتظمہ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے تمام اراکین نے باتفاق رائے قبول کرتے ہوئے تائید کا اعلان کیا۔ اس کے بعد مولانا سراج احمد قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) نے نائب صدور کے لئے مختلف علاقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے نے چار نام پیش کئے چنانچہ، تمام اراکین کے اتفاق رائے سے مولانا عبد القدیر مدنی صاحب (اورنگ آباد) قاری محمد صادق خان صاحب (چیتا کیمپ ممبئی) قاری محمد ایوب قاسمی صاحب (ملاڈ ممبئی) الحاج زاہد ابراہیم شیخ صاحب (پونہ) نائب صدور کی حیثیت سے انتخاب عمل میں آیا۔ مولانا عبد الجلیل تابش ملی صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے خازن کے لئے قاری محمد ایوب اعظمی صاحب (بھیونڈی) کا نام پیش کیا جس کی بھرپور تائید کی گئی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ہند) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کا بے انتہا شکر ہے کہ اس نے دین وملت کی خدمت کے لئے جمعیۃ علماء سے وابستہ ہو کر کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائی، جمعیۃ علماء کا بنیادی مقصد مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ کرنا ہے، اس وقت دشمن مختلف راستوں سے مسلمانوں کا دین و ایمان چھیننے کے لئے محنت کر رہا ہے، انہوں نے جمعیۃ علماء کے استحکام اور تعمیری کاموں کو عوام تک پہونچانے کے لئے منصوبہ بندی سے کام کرنے کی تلقین کی، انہوں نے مزید کہا کہ وقت بہت قیمتی ہے اس کی قدر کرنا نہایت ضروری ہے، جس طرح دیمک لکڑی کو کھا جاتی ہے اس سے کہیں زیادہ موبائل نوجوانوں کو کھا رہا ہے جس سے ان کی زندگیاں تباہ و برباد ہو رہی ہیں۔ مولانا مدنی نے آئندہ چھ مہینے میں منتظمہ کا اجلاس منعقد کرنے اور تعلقہ، شہر، ضلع جمعیتوں کو ہفتہ واری، ماہانہ، سہ ماہی مشورہ کر کے جمعیۃ علماء کے کام کو انجام دینے اور راہ عمل متعین کرنے کی تلقین۔ قاری شمس الحق قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) کی تلاوت قرآن پاک سے اس اہم اجلاس کا آغاز ہوا، نعت نبی کا نذرانہ قاری سعد بن اسلم صاحب (کارگذار صدر جمعیۃ علماء ضلع بیڑ) نے پیش کیا۔ مفتی عبد الرزاق ملی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد) نے اجلاس کے لئے تحریک صدارت پیش کی، جس کی مولانا آصف شعبان صاحب (صدر جمعیۃ علماء مالیگاؤں ضلع ناسک مولانا محمد ریحان مظاہری صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع امراوتی) نے تائید و توثیق کی۔ قاری محمد ایوب صاحب اعظمی بھیونڈی (خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے سابقہ اجلاس کی کاروائی رپورٹ سنائی۔ نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے اضلاع میں منعقدہ انتخابات کی رپورٹ اور تنظیم کے استحکام پر مختصر اور جامع انداز میں ممبر سازی، انتخابات پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت صوبہ کے 36 اضلاع میں ہماری یونٹیں قائم ہیں اور کام کر رہی ہیں۔ مفتی محمد آزاد قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء شمال مشرقی زون ممبئی) نے باطل تحریکات اور ارتداد کے سد باب پر قرآن و حدیث کی روشنی میں گفتگو کی، مولانا برہان الدین قاسمی صاحب (ڈائریکٹر مرکز المعارف جوگیشوری ممبئی) نے اوقاف کے تحفظ و عبادت گاہوں کے کاغذات کی اہمیت و ضرورت۔ مفتی عبد الرحمن اشرفی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) موجودہ حالات میں دیہاتوں سے مربوط رہنے سے متعلق لائحہ عمل۔ مولانا مفتی محمد روشن شاہ قاسمی صاحب (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہا راشٹر) نے دینی تعلیمی بیداری مہم اور مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے پر جامع روشنی ڈالی۔ نو منتخب صدر مولانا ندیم صدیقی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں آئندہ ٹرم کے لئے صدر منتخب ہونے پر تمام اراکین منتظمہ کا شکریہ ادا کیا اور جاری ٹرم میں پہلے سے زیادہ اراکین سے معاونت کی اپیل کی اور تمام اراکین کو جمعیۃ علماء ہند کے کاز کو منظم طریقہ سے عام کرنے، ارتدادی فتنوں سے عام مسلمانوں کو بچانے اور ضلع، شہر، تعلقہ جمعیتوں کو مزید متحرک اور فعال بنانے پر زور دیتے ہوئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی اراکین منتظمہ دوسرا اجلاس ماہ شعبان یا عید الفطر کے بعد شہر مالیگاؤں میں منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ اس اجلاس اظہار خیال کیا۔ ایسے ہی تمام ضلع صدور نے اپنے اپنے ضلع میں جمعیۃ علماء کو مضبوط و مستحکم کرنے کے ضروری اقدامات کرنے کا عہد کیا۔ اس اجلاس کو کامیاب بنانے میں حافظ نذیر احمد صاحب (صدر شہر سلوڑ) حاجی اسحاق باغبان (نائب صدر شہر سلوڑ) دیشمکھ غلام حسین (جنرل سکریٹری شہر سلوڑ) مولانا محمد شہزاد جامعی (صدر تعلقہ سلوڑ) کے جملہ اراکین، اسی طرح جمعیۃ علماء شہر و ضلع اورنگ آباد کے عہدے داران و اراکین۔ اور شہر سلوڑ میں تشکیل کردہ ان تمام گروپوں کے نوجوانوں نے دن رات محنت کر کے قیام و طعام، پارکنگ، پروگرام کی جگہ اور دیگر تمام امور کو بہترین انداز میں سرانجام دیا۔

روزنامہ یقین کامل کے مدیر محمد صادق کو مثالی صحافی کا ایوارڈ

ناندیڑ (نامہ نگار) ناندیڑ کے سینیئر صحافی و روزنامہ کامل یقین کے مدیر اعلیٰ کو امسال اردو ساہتیہ اکادمی مہاراشٹر کے مثالی صحافی کے طور پر منتخب کیا ہے واضح ہو کہ محمد صادق کو اس سے قبل بھی صحافت کے عنوان پر کئی ایوارڈ مل چکے ہیں ان کے اس انتخاب پر صحافتی حلقوں سے انہیں مبارکباد دی جا رہی ہے ادارہ تعمیر بھی اس موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی ایوارڈ برائے سال ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ء اور ۲۰۲۳ء کا اعلان

انعام یافتگان میں بیڑ سے رؤف صادق، فرید نہری، اصفیہ مدنی، بھی شامل

ممبئی: (پریس ریلیز) مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے اردو زبان و ادب میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کی حوصلہ افزائی کے لیے ہر سال قومی و ریاستی سطح پر مختلف ایوارڈز اور اعزازات دیے جاتے ہیں۔ اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اکادمی نے سال 2021ء، 2022ء اور 2023ء کے ایوارڈز کا اعلان کیا ہے۔ ان ایوارڈز میں مرزا غالب ایوارڈ، ولی دکنی ایوارڈ، خصوصی ایوارڈ، صحافتی ایوارڈ، نیوٹیلنٹ ایوارڈ، لے آؤٹ ایوارڈ اور مثالی معلم ایوارڈ شامل ہیں۔ ہر سال یہ اعزازات ان افراد کو دیے جاتے ہیں جنہوں نے اردو زبان، ادب، صحافت اور تدریس کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہوں یا نئی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہو۔ ان ایوارڈز کیلئے امیدواروں کے انتخاب کی غرض سے وزیر برائے اقلیتی امور کی منظوری سے ایک تحقیق و انتخاب کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اردو اکادمی کے دفتر میں منعقدہ ایوارڈ کمیٹی میٹنگ میں تحقیق و انتخاب کمیٹی کے صدر اور ممبران نے تینوں سال کے ایوارڈ کیلئے موزوں شخصیات کے ناموں پر غور و خوض کے بعد سفارشات مرتب کیں اور انہیں حکومت کی منظوری کیلئے محکمہ اقلیتی ترقیات محکمہ کے سپرد کیا۔ وزیر برائے اقلیتی امور اور وزیر اعلیٰ مہاراشٹر نے تحقیق و انتخاب کمیٹی کی جانب سے تین سال کے ایوارڈ کیلئے کی گئی سفارشات کی جانچ کے بعد اسے منظوری دے دی۔ اردو اکادمی کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے ممبئی میں تین روزہ گولڈن جوبلی پروگرام 6 اکتوبر تا 8 اکتوبر منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس پُروقار تقریب میں ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۳ء ان ۵ سالوں کے تمام ایوارڈز تقسیم کئے جائیں گے۔ گزشتہ تین سال کے ایوارڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فہرست برائے انعامات ۲۰۲۱ء

مرزا غالب لائف ٹائم اچیومنٹ قومی ایوارڈ (ایک لاکھ روپے): شمیم طارق، ممبئی

ولی دکنی ریاستی ایوارڈ: (اکیاون ہزار روپے) ڈاکٹر عظیم راہی، سی ایس نگر (اورنگ آباد)

نیوٹیلنٹ ایوارڈ (ریاستی انعام) انعام کی رقم پچیس ہزار روپے

۱۔ صدیقی صائم الدین، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۲۔ شیخ محسن شیخ الیاس (محسن ساحل)، عمرکھیڑ

لے آؤٹ ڈیزائن ایوارڈ: انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

اِ۔ عبدالکریم قاسم علی، ممبئی

صحافتی ایوارڈ انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ ہارون افروز، ممبئی
۲۔ ڈاکٹر شیخ علاؤالدین، ممبئی
۳۔ محمد یوسف جیلانی، مالیگاؤں
۴۔ محمد صادق، ناندیڑ

خصوصی ایوارڈ (اردو کے فرغ کیلئے ہمہ جہت خدمات پر) (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپئے)

۱۔ رؤف صادق، ممبئی
۲۔ مریم مرزا عبدالقیوم، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۳۔ انجم ضیاالدین تاجی، بلڈانہ
۴۔ ڈاکٹر شاہین فاطمہ، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۵۔ وسیم عقیل شاہ، جلگاؤں
۶۔ فرید احمد خان، (اردو کارواں) ممبئی
۷۔ سید سعید احمد، پونے
۸۔ انصاری اشفاق عمر، مالیگاؤں
۹۔ عامر پٹیل، مہابلیشور۔۔۔ ۱۰۔ قاضی عامر الدین، دھاروا

مثالی ٹیچر ایوارڈ: (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپئے)

یونیورسٹی اور ڈگری کالج کی سطح پر ایوارڈ:

۱۔ ڈاکٹر محمد تابش خان، ممبئی
۲۔ ہما کوثر احمد علی شیخ، ناندیڑ
۳۔ ڈاکٹر خالد احمد خان، ملکاپور
۴۔ ڈاکٹر عبدالماجد انصاری، مالیگاؤں
۵۔ سید فرید احمد نہری، بیڑ
۶۔ ڈاکٹر عبدالواحد نظامی، اکولہ

اسکولی سطح پر ایوارڈ

۱۔ خان محمد اسرائیل، ممبرا
۲۔ قدیر سلیم خان، بھیونڈی
۳۔ جمیلہ خاتون شریف الحسن، ناگپور
۴۔ پٹھان شریف خان، جالنہ
۵۔ رئیس احمد خان، سانگلی
۶۔ نسرین کوثر، پربھنی
۷۔ خواجہ کوثر جبین، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۸۔ سراج انور، ناندیڑ۔۔۔ ۹۔ انصاری کلثوم بانو، تھانے
۱۰۔ احتشام نداف، شولاپور
۱۱۔ سید غزالہ تبسم، جلگاؤں
۱۲۔ محمد معین، واشم۔۔۔ ۱۳۔ واثق اللہ خان، بلڈانہ
۱۴۔ ممتاز قمر الدین شیخ ممبئی
۱۵۔ خان ترنم عباس، احمد نگر

فہرست برائے انعامات ۲۰۲۲ء

مرزا غالب لائف ٹائم اچیومنٹ قومی ایوارڈ (ایک لاکھ روپے): قاضی مشتاق احمد، پونے

ولی دکنی ریاستی ایوارڈ: (اکیاون ہزار روپے) نذیر فتح پوری، پونے

نیوٹیلنٹ ایوارڈ: انعام کی رقم پچیس ہزار روپے۔

ا۔ متین احمد خان، بلڈانہ۔۔۔ ۲۔ محمد عامر آفاق، کامٹی

لے آؤٹ ڈیزائن ایوارڈ: انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

اِ۔ انیس احمد، کامٹی

صحافتی ایوارڈ انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ انصاری رئیس احمد، ممبئی
۲۔ عبدالواحد فاروقی، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۳۔ ملا محمد غالب، رتنا گیری
۴۔ شرجیل قریشی، جلگاؤں

خصوصی ایوارڈ (اردو کے فرغ کیلئے ہمہ جہت خدمات پر) (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپئے)

۱۔ زاہدہ اقبال صدیقی، میرا روڈ
۲۔ محمد مشتاق کریمی، جلگاؤں
۳۔ راجا باغبان، شولاپور
۴۔ رفیق قاضی، پونے۔۔۔ ۵۔ کمال احمد بلیاوی، ممبئی
۶۔ شیخ بشریٰ عبدالحسیب، سنگم نیر
۷۔ تاج الدین شاہد، رتنا گیری
۸۔ بابر شریف، ناگپور
۹۔ سلطان اختر، شولاپور
۱۰۔ صدیقی محمد مبین، سی ایس نگر (اورنگ آباد)

مثالی ٹیچر ایوارڈ: (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپئے)

یونیورسٹی اور ڈگری کالج کی سطح پر ایوارڈ

۱۔ ڈاکٹر نورالامین، پربھنی
۲۔ مومن فہیم عبدالباری، بھیونڈی
۳۔ عائشہ عبدالعزیز پٹھان، شولاپور
۴۔ ڈاکٹر سید اصفیہ مدنی، بیڑ
۵۔ ڈاکٹر قاضی محمد کلیم الدین، پربھنی
۶۔ امینہ فاروقی انعام الدین، نیک نور

اسکولی سطح پر ایوارڈ۔۔۔ ۱۔ قاضی محمد شمس الدین، پنویل
۲۔ محمد جاوید عبدالرحمان خان، گنگا کھیڑ
۳۔ فیروز خان عبداللہ خان، ملکاپور
۴۔ ریحان احمد ہمدانی، مالیگاؤں
۵۔ فرزانہ محمد شاہد، ممبئی۔۔۔ ۶۔ محمد عمران امین، مالیگاؤں
۷۔ ساجد سلیم صدیقی، بھیونڈی
۸۔ شیخ نجمہ رفیق، ناسک۔۔۔ ۹۔ خان نزہت کبیر، ممبئی
۱۰۔ ندیم اختر انصاری، دھولیہ
۱۱۔ مولا قاسم مدیل، شولاپور
۱۲۔ شریف خان ایوب خان، جلگاؤں
۱۳۔ رفیعہ شہناز محمد شریف، کامٹی
۱۴۔ نکہت احمد ناظم الدین، اکولہ
۱۵۔ ڈاکٹر یاسمین بانو، ملکاپور

فہرست برائے انعامات ۲۰۲۳ء

مرزا غالب لائف ٹائم اچیومنٹ قومی ایوارڈ (ایک لاکھ روپے): سلیم شہزاد، مالیگاوں

ولی دکنی ریاستی ایوارڈ: (اکیاون ہزار روپے) ایم مبین، بھیونڈی

نیوٹیلنٹ ایوارڈ: انعام کی رقم پچیس ہزار روپے

ا۔ محمود اشرف، مالیگاؤں
۲۔ فردوس انجم، بلڈانہ

لے آؤٹ ڈیزائن ایوارڈ: انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

اِ۔ عبدالقوی احمد، سی ایس نگر (اورنگ آباد)

صحافتی انعام: انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

ا۔ شیخ امتیاز نور محمد، ممبئی
۲۔ الطاف احمد ثانی، ناندیڑ
۳۔ جمیل احمد شیخ عبدالقدیر، اکولہ
۴۔ سید علی انجم راشد علی، دھولیہ

خصوصی ایوارڈ (اردو کے فرغ کیلئے ہمہ جہت خدمات پر) (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپئے)

ا۔ پردیپ نپھاڈکر، پونے
۲۔ دوست محمد خان، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۳۔ اظہر حیات، ناگپور۔۔۔ ۴۔ ڈاکٹر لکشمن شرما واحد، ممبئی
۵۔ شکیل ابن شرف، دھولیہ
۶۔ خان عبداللہ عبدالکریم ممبئی
۷۔ قاضی سید لائق علی پٹیل، دیگلور
۸۔ سید مقصود علی، ایوت محل
۹۔ عبدالرحیم ارمان، جالنہ۔۔۔ ۱۰۔ شیخ محمد اقبال، ممبئی

مثالی ٹیچر ایوارڈ: (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپئے)

یونیورسٹی اور ڈگری کالج کی سطح پر ایوارڈ

ا۔ ڈاکٹر سیما ناہید انصاری، مروڈ جنجیرہ
۲۔ ڈاکٹر شیخ محبوب شیخ نذیر، اودگیر
۳۔ ڈاکٹر شیخ احرار احمد، ممبئی
۴۔ عتیق احمد قریشی۔۔۔ ۵۔ نازیہ پرویز نقوی، ممبئی
۶۔ انیسہ بانو حبیب اللہ انصاری، ممبئی

اسکولی سطح پر ایوارڈ

ا۔ محمد غوث غلام مرتضیٰ، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۲۔ شیخ نعیم محمد اقبال، بھیونڈی
۳۔ شعیب مختار ابجی، رائے گڑھ
۴۔ انصاری شاہدہ محمد سعید، مالیگاؤں
۵۔ شاہجہاں فرحت آرا بیگم، رائے گڑھ
۶۔ صدیقی حنا کوثر، بیڑ۔۔۔
۷۔ انصاری محمد رمضان مکی، مالیگاؤں
۸۔ قریشی سلطان صلاح الدین، اودگیر
۹۔ قاضی زین العابدین، بیڑ
۱۰۔ شاکر عبدالشکور، مالیگاؤں
۱۱۔ نعیم فراز، اکولہ
۱۲۔ محمد مقیم جامعی، بھیونڈی
۱۳۔ خان شبنم ایوب، احمد نگر
۱۴۔ عائشہ بانو سکندر علی، جالنہ
۱۵۔ محمد علیم اسماعیل، ناندورہ

ہر عروج کو زوال ہیں، اقتدار کی لذتوں سے سرشار حکمران اس گمان میں جی رہے ہیں!

ایڈوکیٹ شیخ شاہد عرفان ممبئی

منی پور سے اٹھی آگ اب لداخ تک پہنچ گئی ہمسایہ ملک نیپال و بنگلہ دیش بھی اس آگ کی تپش کو محسوس کر چکے بنگلہ دیش میں عوام نے حکومت کا تختہ الٹ دیا یہی منظر نیپال میں بھی نظر آیا، کیا وجہ ہے عوام سڑکوں پر تشدد ہو کر سرکاری وغیر سرکاری املاک کو نذر آتش کرتے ہوئے حکمرانوں کو سڑکوں پر زد وکوب کرنے لگے، لداخ میں نیپال جیسا ہی پر تشدد ماحول نظر آیا عوام نے سرکار میں بیٹھے حکمرانوں کے دفاتر میں آگ لگا دی کچھ ہی لمحہ میں حالات بے قابو ہوتے چلے گئے، بی جے پی کے دفاتر آگ کی لپیٹ میں آنا فانا آگئے، حکمران عوام میں موجود بے چینی کو سراسر نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔

ہر عروج کو زوال ہیں، اقتدار کی لذتوں سے سرشار حکمران اس گمان میں جی رہے ہیں، عوام کا دیا اقتدار ہمیشہ قائم و دائم رہے گا، بنگلہ دیش کی وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد پر جو گزری اسے دنیا نے دیکھا فی الحال وہ بھارت میں سکونت پذیر ہیں، افغانستان سے اشرف غنی بھی اسی طرح امریکی ڈالر سے بھرے سوٹ کیس لیے فرار ہوئے تھے، ہمارے ہمسایہ ملک پاکستان کے وزیر اعظم میاں نواز شریف بھی اقتدار چھوڑ کر سعودی عرب میں دس سال جلا وطن کی زندگی گزار چکے، شام کے صدر بشار الاسد بھی راہ فرار اختیار کر گئے، اقتدار کے نشے میں بدمست حکمران جب زوال کا سامنہ کرتے ہیں، اس وقت ذلیل و خوار نیز ذلت کے طوق ان کے گردنوں میں ہوتے ہیں، زمین کبھی اتنی آباد نہیں تھی جتنی اب ہے، مگر اس آبادی میں کوئی قدرء مشترک نظر نہیں آتا، مذہب پھر ایک عذر ناقص کی طرح انسانی تقسیم کا سبب بن چکا ہے۔

مگر مذہب اصل وجہ نظر نہیں آتا، زمین و اسباب کے محدود ذخائر بالا تر اقوام کی نظر میں کھٹک رہے ہیں، تعصباب ء دین و مذہب کی اوٹ میں خود غرضانہ عزائم اور جبر و استبداد کی نئی نو آبادیاں قائم ہو رہی ہے، آرام و سکون ناپید ہے، مگر ذرائع حیات کے قبضہ غاصبانہ کی جنگ حد ء احتیاط سے آگے بڑھتی نظر آتی ہیں انسانوں کی بقا کا انحصار ایک دوسرے کی فنا پر بڑھ رہا ہے۔

فطری عوامل صرف ایک منزل کو بڑھ رہے ہے، تباہی و ہلاکت کا فتنہ آخر زماں جناتی وائرس کی طرح انسانی حلقوم تک پہنچ رہا ہے، انجام بڑا واضح ہے، مگر انجام سے بچنے کی عقل ناپید بد قسمتی سے ہلاکت کے آلات اور معیار بہت مختلف ہو چکے ہے اب بستیوں کی بربادیاں آسان، مکمل اور سریع الوقت میں پہلے خلائق برفانی دور سے نابود ہوئی تھیں۔

اب نار جہنم کی نظر ہوتی دکھائی دیتی ہے، زندگی مکمل غیر محفوظ ہو چکی ہے، اور جو اقدامات اسے محفوظ کرنے کے لیے اٹھائے جا رہے ہیں، وہ چنگاری کو الاؤ میں بدل رہے ہیں، وقت ہاتھ سے نکلتا نظر آتا ہے، مگر بے بسی یہ ہے کہ نہ ہاتھ باگ پر ہے، نہ پائے رکاب میں یہ فتنہ عقل عجیب ہے، اتنی وسیع و عریض کائنات میں صرف اپنی زمین اور اپنے آپ کو موجود سمجھتا ہے، اس کے نزدیک یہ افلاک، یہ زمین اور اس کا وجود و شعور صرف ایک حادثہ ہے، اس کا شرف ء انسانیت صرف ایک واقعہ ہے، معجزہ جو شاید دوبارہ کبھی ظہور پزیر نہ ہوگا، حادثہ عمرانیات یہ ہے، کہ لالچ، حسد، خوف، نقالی اور بندر بانٹ کی وجہ سے انسان اب بندر کا درجہ حاصل کرنے میں کوشاں ہے۔ یہ رجعت ء ذہن اخلاقی معاملات میں پست ترین گہرائی چھو رہی ہے، ہر فرد اپنے آپ کو ایسے انفرادیت کا زہر پلانے کی کوشش کر رہا ہے، جس سے تمام انسانی معاشرہ گلے سڑے وجود میں بدل جائے گا۔

اگر اللہ نہ ہو تو اس نظام میں مداخلت کا امکان بہت کم ہے اللہ اس نظام کو لکھ چکا ہے۔ وقت مقرر ہے، مقدر کی گھڑی کاونٹ ڈاون کی طرف بڑھ رہی ہے، دامن انسان و سادس سے تار تار ہے، اور امید ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لا محدود کائنات میں بے نام و نشان سیارچے کی طرح منتشر، بے بسی، بے منزل، بے حقیقت ۔۔۔۔۔۔۔۔ صنعت فریب ترقی پذیر ہیں، سراب در سراب جہالت عقل و دانش کے لباس میں فروغ پذیر ہے، ووٹوں کی چوری حکومت سازی کے عمل کو باغ ارم فراہم کر رہی ہے۔

مکر و فریب نظام عدل کو مفلوج کر چکا ہے، بڑی بڑی شاندار عدالتی عمارتوں میں انصاف کا فقدان ہے، انتہائی سنگین مقدمات میں عدالت کے ناقص فیصلہ معاشرے کو داخلی طور پر کھوکھلا کر رہے ہیں، بے قصور سالوں سے جیل میں قید اپنی آزادی کو رو رہے ہیں، یہ نظام اب داخلی طور پر دیمک کی نظر ہو چکا ہے۔ حکمران سرکاری اداروں کی اپنی جاگیر کے طور پر استعمال کر رہے ہیں، اپنے ہی عوام کے خلاف قانون سازی کر رہے ہیں، جس سے معاشرہ کسی بوڑھے اپاہج کی شکل اختیار کرنے لگا ہے، اقلیتوں کے لیے نئے قانون بنا کر ان پر خوف مسلط کیا جا رہا ہے، معیشت رو بزوال ہے، یہاں تک کہ صدر امریکہ نے کہہ دیا "انڈین ایکونومی از ڈیڈ ایکونومی" حالات اتنے ابتر ہو چکے تاہم حکمران اپنی ذاتی زندگی میں شہنشاہ بنے بیٹھے ہیں اور عوام کو غلام سمجھنے لگے ہیں۔

یہی وجہ ہے عوام کے دلوں میں بے چینی اس قدر سرایت کر گئی کہ سیکڑوں کی تعداد میں عوام کا راستوں پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت کو آنکھیں دکھانا اور حکومت کے خلاف اپنے غصے کا اظہار کرنا حکمرانوں کے لیے کاونٹ ڈاون کا بگل بجا رہا ہے، حکمران سہما ہوا ہیں۔ جمہوری شہنشاہ عوام کے تہی اپنے فرائض ادا کرنے میں ناکام اپنے مستقبل کو خطرے میں دیکھ رہا ہیں، ملک جہالت کے مظبوط شکنجے سے آزاد ہونا چاہتا ہے، تا نکہ عوام کی اجیرن زندگی میں استحکام آئے، خوشحالی آئے، امن و سکون آئیں۔

ہندستان ڈیسک

نئی دہلی: 2019 میں سپریم کورٹ کے ایودھیا فیصلے کے برعکس، ہندوستان کے سابق چیف جسٹس (سی جے آئی) ڈی وائی چندرچوڑ نے نیوز لانڈری کو ایک انٹرویو میں یہ کہہ کر ایک تازہ تنازعہ کو جنم دیا ہے کہ "بابری مسجد کی تعمیر (16 ویں صدی میں) بے حرمتی کا ایک بنیادی عمل تھا۔"

چندرچوڑ ریٹائرڈ جسٹس اس وقت کے سی جے آئی رنجن گوگوئی کی قیادت میں پانچ ججوں کی بنچ کے رکن تھے جس نے نومبر 2019 میں ایودھیا میں متنازعہ مقام پر رام مندر کی تعمیر کو ہری جھنڈی دی تھی۔

فیصلے میں اگرچہ، بنچ نے اس بات پر زور دیا تھا کہ اگرچہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ مسجد کے نیچے ایک ڈھانچہ موجود ہے، لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ بابری مسجد کی تعمیر کے لیے اس ڈھانچے کو گرایا گیا تھا اور یہ کہ بنیادی ڈھانچے اور مسجد کے درمیان کئی صدیوں کا فاصلہ تھا۔

تاہم، 24 ستمبر کو نیوز لانڈری کے سری نواسن جین کے ساتھ ایک انٹرویو میں، چندرچوڑ نے کہا، "آثار قدیمہ کی کھدائیوں سے کافی ثبوت ملے ہیں۔ اب، کسی بھی آثار قدیمہ کی کھدائی کی واضح قدر ایک الگ مسئلہ ہے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ثبوت آثار قدیمہ کی رپورٹس کی صورت میں موجود ہیں۔"

سابق سی جے آئی کا متنازعہ جواب جین کے پوچھے گئے ایک سوال پر تھا: "دلیل یہ ہے کہ اندرونی صحن (مسجد کے) کا تنازعہ ہندوؤں کی بے حرمتی اور توڑ پھوڑ کے غیر قانونی کاموں کے نتیجے میں پیدا ہوا۔ یہ حقیقت کہ مسلمانوں نے بیرونی صحن میں ایسا نہیں کیا، کہ انہوں نے احتجاج نہیں کیا، انہیں سزا دینے کی بنیاد بنتی ہے۔ یہ حقیقت کہ آپ نے احتجاج نہیں کیا، جبکہ ہندوؤں نے کیا، دراصل مسلمانوں کے خلاف اس فیصلے کی تنقیدی تشریح ہے۔"

چندرچوڑ نے جواب دیتے ہوئے کہا، "جب آپ نے کہا کہ یہ ہندو ہی تھے جو اندرونی صحن کی بے حرمتی کر رہے تھے، تو آپ اس بے حرمتی کے اصل عمل یعنی مسجد کی تعمیر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ "آپ سب بھول گئے جو کچھ ہوا؟"

"اے ایس آئی کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں کہا گیا تھا کہ مسجد کے نیچے 12 ویں صدی کا ہندو نسل کا ڈھانچہ موجود تھا، انہوں نے اسے "تاریخ میں رونما ہونے والے واقعات" اور "ثبوت" کے طور پر تسلیم کیا اور مزید کہا،" تو آپ اپنی آنکھیں کیسے بند کر سکتے ہیں؟ لہٰذا، آپ نے جن مبصرین کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے بہت سے افراد تاریخ کا چنندہ نقطہ نظر رکھتے ہیں تاریخ کے ایک خاص دور کے بعد جو کچھ ہوا اس کے شواہد کو نظر انداز کرتے ہیں اور ایسے شواہد کو دیکھنا شروع کر دیتے ہیں جو زیادہ تقابلی ہوں۔"

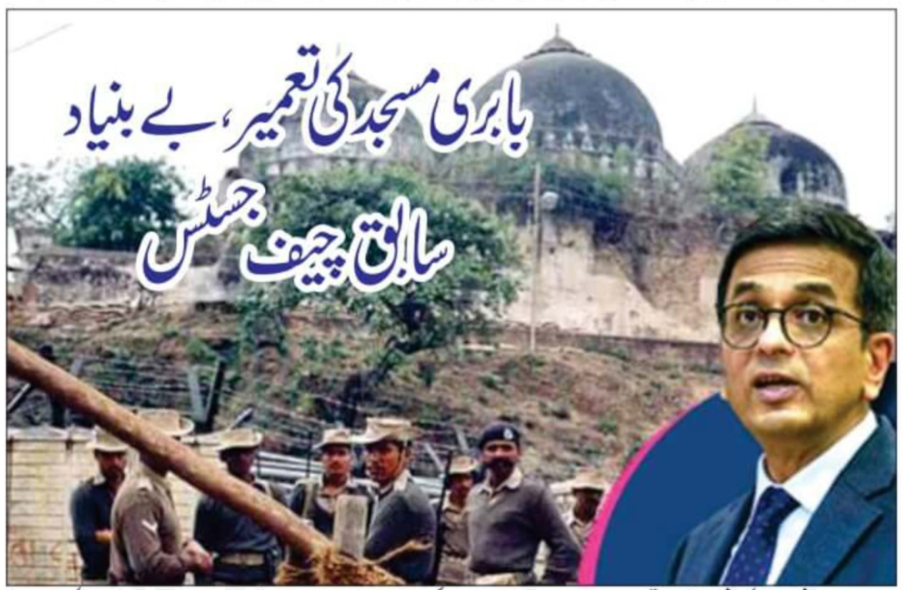

یہ پوچھے جانے پر کہ اگر بنیادی ڈھانچے کی بے حرمتی کی کوئی تاریخ موجود ہے تو کیا یہ مسجد کے انہدام کا جواز پیش کرے گا، چندرچوڑ نے جواب دیا،" ہرگز نہیں، سپریم کورٹ کا فیصلہ منفی قبضے کے تعین کے لیے روایتی معیار پر لاگو ہوتا ہے اور ہم ثبوت اور روایتی معیار کی بنیاد پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ یہ تنقید کہ فیصلہ ثبوت پر نہیں بلکہ عقیدے پر ہوا ہے۔ میں کہوں گا، ان لوگوں کی تنقید ہے جنہوں نے فیصلہ نہیں پڑھا۔"

چندرچوڑ نے نیوز لانڈری کو اس کے برعکس بتایا، سپریم کورٹ کا فیصلہ واضح تھا کہ اے ایس آئی کی رپورٹ قانون پر مبنی کیوں نہیں ہو سکتی۔

اے ایس آئی کی طرف سے حاصل کردہ آثار قدیمہ کے نتائج کی بنیاد پر قانونی ملکیت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ 12 ویں صدی کے درمیان چار صدیوں کا وقفہ ہے، جب بنیادی ڈھانچے کا ذکر ہے، اور 16 ویں صدی میں مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔

بارہویں اور سولہویں صدی کے درمیان انسانی تاریخ کے دورانیے کے بارے میں ریکارڈ پر کوئی ثبوت نہیں ہے۔ قدیم زمانے کے بارے میں سوالات ہیں کہ (i) بنیادی ڈھانچے کی تباہی کی وجوہات، اور (ii) کیا مسجد کی تعمیر کے لیے پہلے سے موجود ڈھانچے کو منہدم کیا گیا تھا۔ اس کا فیصلہ طے شدہ قانونی اصولوں پر کیا جانا چاہیے جو کہ دیوانی مقدمے کی نگرانی کرتے ہیں۔

آئی لو محمد ﷺ
تنازعہ، عقیدہ، اشتعال اور امن کی تلاش

ستمبر 2025 میں اتر پردیش کے کئی شہروں میں احتجاج شروع ہوگئے جب عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے دوران کانپور میں لگایا گیا "آئی لو محمد" پوسٹر پولیس نے ہٹا دیا۔ یہ کارروائی کچھ غیر مسلم گروپوں کے اعتراض کے بعد کی گئی تھی۔ پوسٹر ہٹائے جانے اور منتظمین پر مقدمات درج ہونے سے مسلمانوں میں شدید ناراضگی پھیل گئی۔ اس کے نتیجے میں بریلی اور آس پاس کے علاقوں میں بڑے پیمانے پر احتجاج ہوئے۔ مظاہرین "آئی لو محمد" کے پلے کارڈ اٹھائے سڑکوں پر نکلے، جن کا پولیس سے ٹکراؤ ہوا، کئی زخمی ہوئے، گرفتاریاں ہوئیں اور دفعہ 144 نافذ کر دی گئی۔: نبی کریم ﷺ کی محبت کیوں ضروری ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: "تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" (صحیح بخاری)۔ یہی محبت مسلمانوں کو ان کی سنت اپنانے پر آمادہ کرتی ہے اور دین کو زندہ اور روح پرور بناتی ہے نہ کہ صرف رسوم کا مجموعہ۔

غیر مسلموں کی نظر میں نبی کریم ﷺ: غیر مسلم مفکرین اور مورخین نے بھی حضرت محمد ﷺ کے کردار اور قیادت کو سراہا ہے۔ تاریخ دان مائیکل ہارٹ نے حضور ﷺ کو دنیا کی سب سے بااثر شخصیات میں شمار کیا۔ کئی دانشوروں نے ان کی دیانت داری، رحم دلی اور حوصلے کی تعریف کی۔ مدینہ کے میثاق میں مذہبی رواداری اور پر امن بقائے باہمی کی تعلیم نے بھی دنیا کو متاثر کیا۔

اشتعال کی اصل وجہ: یہ فساد دراصل عقیدت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کے دبانے کی کوشش سے پھیلا۔ ایک پُر امن پوسٹر ہٹانا، منتظمین پر مقدمات درج کرنا اور سخت کارروائیاں مسلمانوں کو ناانصافی کا شکار محسوس کرانے کا باعث بنیں۔ مخالف گروہوں کی جوابی مہم نے آگ پر تیل کا کام کیا۔ اصل ذمہ دار محبت نہیں بلکہ بلاوجہ کی اشتعال انگیزی اور انتظامیہ کی غیر حساس کارروائیاں تھیں۔

گرفتاریاں اور این ایس اے کا نفاذ: احتجاج پر قابو پانے کے لیے پولیس نے لاٹھی چارج کیا، پچاس سے زائد افراد کو حراست میں لیا اور سیکڑوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی۔ سب سے زیادہ تنقید نیشنل سکیورٹی ایکٹ (این ایس اے) کے استعمال پر ہوئی، جو عام طور پر دہشت گردی یا سنگین خطرات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مذہبی محبت کے پُر امن اظہار کو قومی سلامتی کا مسئلہ بنانا نہ صرف زیادتی ہے بلکہ اس سے خوف اور بداعتمادی مزید بڑھتی ہے۔

آئندہ کے لیے اسباق: آئی لو محمد" تنازعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کثیر المذاہب معاشرے میں امن قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ: قانون سب کے لیے یکساں اور منصفانہ ہو۔ اصل اشتعال انگیز عناصر کو سزا دی جائے چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ مذاہب کے درمیان مکالے کو فروغ دیا جائے۔ پولیس اور حکام کو مذہبی مسائل سنبھالنے کی حساس تربیت دی جائے۔ جوابی مہمات اور توہین آمیز اقدامات کو مسترد کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ہمیں ہمدردی، عدل اور برداشت سکھاتی ہیں۔ اگر سماج ان اصولوں پر عمل کرے تو اختلافات بات چیت کے ذریعے حل ہو سکتے ہیں، تصادم کے ذریعے نہیں۔ یہی امن کا اصل راستہ ہے۔

جمیل احمد ملنسار

بنگلور، اسسٹنٹ جنرل سیکریٹری - آل انڈیا ملی کونسل کرناٹک

ابو ماثر ممبئی

نیوز لانڈری کو دیے گئے ایک انٹرویو میں، ملک کے سابق چیف جسٹس، جناب جسٹس دھننجے یشونت چندرچوڑ نے بابری مسجد کے بارے میں جو کچھ فرمایا، ان پر مقدمہ قائم ہونا چاہیے اور انہیں گرفتار کیا جانا چاہیے! امید ہے کچھ لوگ عدالت سے رجوع کریں گے۔ یہ دنیا کا پہلا واقعہ ہوگا کہ ایک سابق چیف جسٹس کے خلاف عدالت کی ہی توہین کیلئے مقدمہ چلے، وہ بھی اس وجہ سے کہ انہوں نے خود اپنے دیے ہوئے فیصلے کو جھٹلایا ہے۔ یہ سراسر بددیانتی ہے اور ملک کے کروڑوں عوام کے عدلیہ پر اعتماد کے ساتھ ایک کھلا دھوکہ ہے اور اس جرم کے وہ پورے طور پر ذمہ دار ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ بابری مسجد کا مقدر اسی دن طے ہو گیا تھا جب ۸ مارچ ۱۹۸۶ کو جسٹس وی.ڈی. تلجاپورکر کی صدارت میں قائم بینچ نے "رام للا وراجمان" کو ایک قانونی ہستی (legal entity) تسلیم کرلیا اور اسے مقدمے میں ایک فریق قرار دے دیا۔ ظاہری سی بات ہے کہ جج حضرات جن بھگوان کی روز عبادت کرتے ہیں، وہ اپنے ہی بھگوان کے خلاف کیسے فیصلہ دے سکتے ہیں؟ لیکن جس فیصلے کو ملک کے مسلمانوں نے زہر کا گھونٹ سمجھ کر قبول کرلیا، کم ازکم اس فیصلے میں انصاف کا بھرم تو رکھا جانا چاہیے تھا۔ خاص طور پر ان جج حضرات کو، جنہوں نے یہ فیصلہ صادر فرمایا۔ یہ فیصلہ اس پانچ رکنی بینچ نے دیا جس کی سربراہی چیف جسٹس رنجن گوگوئی نے کی، جبکہ دیگر اراکین میں جسٹس شرد اروند بوبڑے، جسٹس دھننجے وائی چندرچوڑ، جسٹس اشوک بھوشن، اور جسٹس ایس. عبدالنذیر شامل تھے۔ اس فیصلے کی بنیاد درج ذیل نکات پر رکھی گئی: فیصلے میں تسلیم کیا گیا کہ بابری مسجد بابر نے نہیں، بلکہ اس کے سپہ سالار میر باقی نے ۱۵۲۸ میں تعمیر کروائی۔ تسلیم کیا گیا کہ ۱۸۵۷ سے ۱۹۴۹ تک مسجد میں باقاعدہ نماز ادا کی جاتی رہی اور قبضہ مسلمانوں کا ہی رہا۔ فیصلہ مانتا ہے کہ آخری نماز ۱۶ دسمبر ۱۹۴۹ کو پڑھی گئی۔ تسلیم کیا گیا کہ ۲۲۔۲۳ دسمبر ۱۹۴۹ کو مسجد میں مورتیاں رکھنا غیر قانونی عمل تھا۔ یہ ثابت نہیں ہوا کہ مسجد کے گنبد کے نیچے والی جگہ ہی رام کی جائے پیدائش ہے۔ زمین پر دعویٰ مدت کے اندر کیا گیا۔ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ کو مسجد کا انہدام غیر آئینی قرار دیا گیا۔ فیصلے میں کہا گیا کہ مسجد کسی مندر کو گرا کر نہیں بنائی گئی۔ یہ ثابت نہ ہوسکا کہ مسجد کے نیچے جو ڈھانچہ ہے، وہ کسی مندر کا تھا۔ آرٹیکل ۱۴۲ کے تحت عدالت نے "مکمل انصاف" کے اصول پر عمل کرتے ہوئے زمین ہندو فریق کو سونپ دی۔ یعنی فیصلہ حقیقت، ثبوت یا تاریخی شواہد پر مبنی نہ ہوکر، آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت سپریم کورٹ کو حاصل خصوصی اختیارات پر مبنی تھا۔ چلیے، اچھا ہی ہوا کہ ایک پرانا تنازع ختم ہوا، ہندو بھائیوں کو ایک عظیم مندر حاصل ہوا، لیکن جج حضرات کم ازکم انصاف کا بھرم تو رکھ لیتے، خاص طور پر جب معاملہ شری رام جیسے "مریادا پرشوتم" کا ہو، جن کی عظمت کا سرچشمہ ہی ان کا عدل ہے۔ انصاف کے بھرم کا بھی لحاظ نہ کیا گیا اور افسوسناک بات یہ کہ اس فیصلے کے بعد تمام جج صاحبان کو کسی نہ کسی شکل میں انعام ملا۔ کوئی گورنر بن گیا، کوئی رکن پارلیمان، کوئی این سی ایل اے ٹی (NCLAT) کا چیئرمین، اور کچھ ابھی بھی نوازش کے متمنی ہیں۔ معاملہ عقیدے کا ہے، رام جی کی جنم بھومی کا ہے، انصاف کا بھرم رکھنا لازم تھا۔ جسٹس چندرچوڑ صاحب! اب تو آپ، سپریم کورٹ کے اپنے ہی فیصلے کے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں۔ نیوز لانڈری کو دیے انٹرویو میں انہوں نے فرمایا: "بابری مسجد کی تعمیر بذاتِ خود ایک ناپاک عمل تھا۔" جب سری نواسن جین نے سوال کیا کہ دسمبر ۱۹۴۹ میں مسجد میں مورتی رکھنا کیا ایک 'ناپاکی' نہیں تھی؟ تو جسٹس چندرچوڑ نے جواب دیا: "مسجد کی تعمیر ہی بذاتِ خود ایک ناپاک عمل تھا۔ بابری مسجد مندر کو گرا کر بنائی گئی تھی۔" اسی انٹرویو میں انہوں نے کہا: "ہندوؤں نے اندرونی چبوترے کو ناپاک کیا، لیکن بنیادی ناپاکی تو مسجد کی تعمیر میں تھی۔ تاریخ میں کیا ہوا، ہم بھول گئے؟" انہوں نے یہ بھی کہا کہ: "سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں اس بات کے آثار پائے کہ مسجد کے نیچے مندر تھا، جسے منہدم کر کے مسجد تعمیر کی گئی۔" اب غور فرمائیے کہ سپریم کورٹ کے حتمی فیصلے میں ایسا کچھ نہیں لکھا گیا۔ جسٹس چندرچوڑ جھوٹ بول رہے ہیں۔ وہ سپریم کورٹ کے اپنے ہی فیصلے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ آج وہاں ایک عظیم الشان مندر بن چکا ہے اور اس کی حرمت باقی رہنی چاہیے۔ ورنہ دنیا سمجھ جائے گی کہ عدلیہ نے انصاف نہیں، بلکہ ناانصافی کی اور ایک جھوٹ کی بنیاد پر بابری مسجد کا مقدمہ ہار دیا۔ اگر ایسا ہوا، تو اس مندر میں عقیدت باقی نہیں رہے گی، صرف ایک عمارت بچی رہ جائے گی۔ رام جی کے مندر کی حرمت کو باقی رکھنا فرض ہے۔ جسٹس ڈی وائی چندرچوڑ سپریم کورٹ کے توہین عدالت کے مقدمے میں معافی مانگیں، بصورتِ دیگر عدالت از خود نوٹس لے اور انہیں کٹہرے میں کھڑا کرے۔ گستاخی معاف چندر چور صاحب! بابری مسجد اپنا انصاف خود کر رہی ہے۔

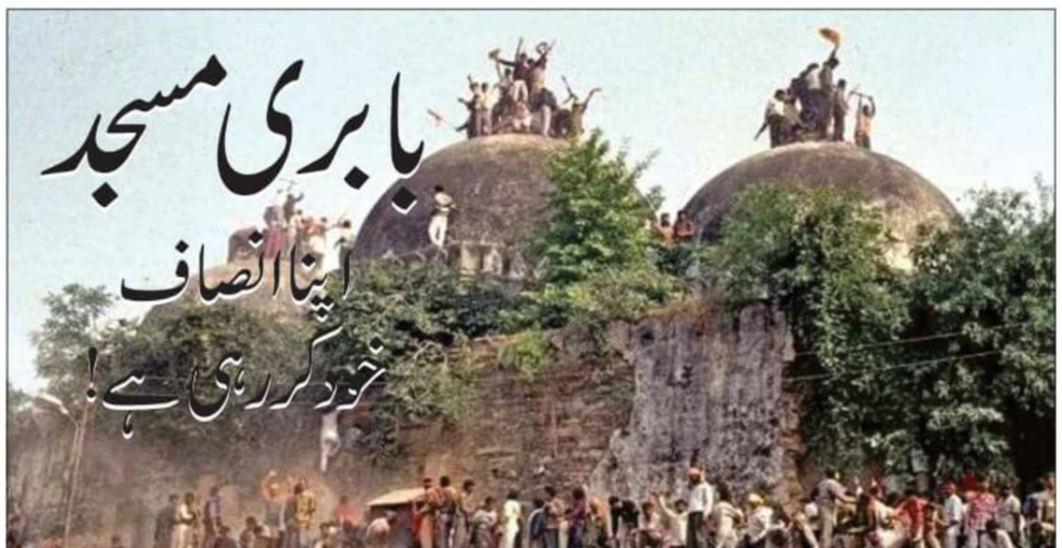

غزل

کسی کے گھر کی رونق تھی، کسی کے گھر کی رفعت تھی
وہ ننھی سی پری ماں باپ کے آنکھوں کی راحت تھی
صبح جب گھر سے نکلی تو پرندے اس کے پیچھے تھے
مگر کل رات میں تو بس درندے اس کے پیچھے تھے
اُسے نوچا، اُسے کچلا، اُسے بیکار کر ڈالا
زمانے بھر کی نظروں میں اُسے لاچار کر ڈالا
اُسے اس مُلک کی خاطر بڑا کچھ کر کے جانا تھا
غریبوں کو پڑھانا تھا، اُسے غربت ہٹانا تھا
یہ صاحب کس لیے خاموش ہیں؟ کیا یہ بھی شامل ہیں؟
سُنا تھا کہ یہ جاہل ہیں، حقیقت میں بھی جاہل ہیں؟

شاعر: نعمت اللہ رضا خواب
بن محمد مقصود عالم برکاتی منظری

غزل

ہم اپنی غلطیوں کو مان لیتے ہیں
بے قصور ہو کے بھی قصور مان لیتے ہیں
اسے ہماری کمزوری مت سمجھنا یاروں
وہ ہم کر کے گزرتے ہیں کبھی جو ٹھان لیتے ہیں
دل تو لگتا ہے یہاں، پھر بھی ہم تھک کے چور ہیں
گُل تو بنا ہے گلشن، پھر بھی دل میں غرور ہے
بناو اپنی بلندی کو اتنا اونچا
کوئی بھی تمہیں نہ کر پائے نیچا
ایسا لگ رہا ہے کہ مسلمانوں کو شراب دی گئی ہے
کیسے انجان ہیں، جیسے عذاب دی گئی ہے
اپنے ہونٹوں پر بل بل کی آواز سجائے آئے ہیں
اپنی غلامی کا ثبوت، نعتِ مصطفیٰ لیے آئے ہیں
نہیں ہے فکر ان کو حالاتِ ایمان کی اپنی
بس ان کی فکر ہے کہ وہی چاہتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں

محمد نعمت اللہ

غزل

وہ محبت وہ پیار تم تو نہیں
میرے حسن و بہار تم تو نہیں
میری آنکھیں بھری ہیں اشکوں سے
بہتے موجوں کی دھار تم تو نہیں
کیوں چھلکنے لگا مرا یہ دل
کب کا بچھڑا وہ یار تم تو نہیں
کیوں وفا کی امید ہے باقی
اس وفا کا خمار تم تو نہیں
کھو گیا ہے قرار اس دل کا
کیا کہیں وہ قرار تم تو نہیں
سونا سونا سا لگ رہا ہوں کیوں
اس گلے کا وہ ہار تم تو نہیں
جس کا چرچا ہے آج کل اختر
وہ فسانہ نگار تم تو نہیں

شمیم اختر

نعت

سب سے ہے خوب صورت زندگی مدینے کی
پھیل گئی دنیا میں روشنی مدینے کی
آسمانوں سے آئی ہر کسی نے اپنائی
ان گئی ہے یہ سنت سادگی مدینے کی
باتیں سب حرم کی ہے باتیں سب کرم کی ہے
اور سارے عالم پر چھا گئی مدینے کی
حمد کوئی پڑھتا ہے نعت کوئی پڑھتا ہے
ساری دُنیا سنتی ہے نغمگی مدینے کی
سب نبی کے دیوانے شمع کے ہے پروانے
کوئی پوچھے کہتے ہیں بے خودی مدینے کی
دولھا بن گئے آقا سب بنے براتی ہیں
کاش سمجھ لیں سب بر تری مدینے کی
یہ وظیرہ ہے اپنا اور ہے یہی سپنا
ہے یہ تحسین اپنی شاعری مدینے کی ۔۔

محمد تحسین رضا قادری

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بھارت میں پاکستانی ڈراموں کی مقبولیت

بہ شکریہ بی بی سی اردو

بھارت میں ایک نیا رجحان نظر آ رہا ہے۔ ہندی، بنگالی، ترکی اور کورین سیریز کے بعد اب پاکستانی ڈرامہ بھی بھارتی ٹیلی ویژن ناظرین میں مقبول ہو رہا ہے۔

بھارتی ناظرین کے لیے پاکستان میں بنائی جانے والی اردو سیریز کے سوشل میڈیا بالخصوص فیس بک پر بھی بڑے گروپ بن چکے ہیں، جن میں زیادہ تر خواتین اور نوجوان شامل ہیں۔

اگرچہ بھارت میں پاکستانی ٹی وی چینلز کم ہی نظر آتے ہیں لیکن پاکستانی ڈراموں نے یوٹیوب اور کچھ بین الاقوامی او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کے ذریعے ناظرین کی توجہ حاصل کر لی ہے۔

بھارت کی آزادی کے بعد 54 سال میں پاکستان کے ساتھ ثقافتی تبادلہ بہت کم ہوا ہے۔ اس کی وجوہات میں زبان کے مسائل بھی ایک وجہ ہیں۔

تاہم اب زبان ٹی وی سیریز سے لطف اندوز ہونے میں بڑی رکاوٹ نہیں بن رہی ہے۔ پاکستانی سیریز کے باقاعدہ ناظرین کا دعویٰ ہے کہ جو لوگ ہندی میں مختلف قسم کے مواد کو باقاعدگی سے دیکھنے کے عادی ہیں انھیں اردو سمجھنے میں مشکل نہیں ہوتی۔

اس کے علاوہ تمام سیریز کے انگریزی میں 'سب ٹائٹلز' بھی ہوتے ہیں، لہٰذا اگر آپ اردو یا ہندی نہیں بھی سمجھتے تو مفہوم جاننا ناممکن نہیں ہوتا۔

انڈیا کے سیریلز بھارت میں 90 کی دہائی سے ہی مقبول ہیں، اس کے بعد ان میں ترکی اور کورین سیریز بھی شامل ہو گئی ہیں۔ تاہم اردو ڈراموں کی مقبولیت بہت حالیہ ہے۔ تو ایسے میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انڈین، ترکی اور کورین ڈراموں کے ساتھ پاکستانی ڈرامے بھارت میں کیسے مقبول ہوئے؟

'دونوں ممالک میں مذہب ایک ہی ہے'

ایک خیال یہ ہے کہ بھارت میں لوگوں نے پاکستانی ٹی وی سیریز 2015 یا اس سے بھی پہلے دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

پاکستانی سیریز کے بارے میں بھارت میں سوشل میڈیا پر ایک گروپ کے ایڈمن مسمت البیا کا کہنا ہے کہ اگرچہ پہلے پاکستانی سیریلز کے ناظرین کی تعداد کم تھی لیکن اب بھارت میں بہت سے ناظرین پاکستانی سیریز سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ تاہم، صحیح تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔

فیس بک پر 'پاکستانی ڈرامہ پوسٹنگ بی ڈی' نامی گروپ کے تقریباً 25 لاکھ ممبرز ہیں۔ ان کے ایڈمن کا خیال ہے کہ کووڈ کی وبا کے دوران جب لوگ گھر بیٹھے تھے تب سے پاکستانی ڈراموں کے دیکھنے کا رجحان بڑھا۔ انھوں نے اسی دوران اس گروپ کی بنیاد رکھی تھی۔

البیا نے کہا: 'پاکستانی ٹی وی سیریز کے بارے میں ہونے والے بہت سے مباحثوں سے مجھے یقین ہو گیا کہ لوگوں نے انھیں اسی وقت دیکھنا شروع کیا تھا۔ پھر کئی پرانی سیریز دوبارہ زیرِ بحث آئیں۔ اور گروپ میں لوگوں نے اس کے بارے میں لکھنا بھی شروع کیا۔'

وہ بنیادی طور پر فیس بک پر دو ایسے گروپس کے ایڈمن یعنی منتظم ہیں۔ ایک نجی گروپ ہے اور دوسرا پبلک۔ البیا کا کہنا تھا کہ ان کے گروپ کے علاوہ پاکستانی سیریز سے متعلق کم از کم نصف درجن فعال گروپس ہیں۔ تمام گروپس میں نئی سیریز، نئی اقساط اور ان کے سٹارز کے بارے میں باقاعدہ مباحثہ جاری رہتا ہے۔

ان گروپس میں سیریز پر بحث کرنے والے بنیادی طور پر ناظرین ہیں جن میں سے کچھ سے بات کرتے ہوئے معلوم ہوا کہ بہت سے لوگ ان سیریز کو دیکھنے میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں کیونکہ دونوں ممالک میں مذہب ایک ہی ہے۔

اس کے علاوہ ناظرین کی ان کی طرف متوجہ ہونے کی کئی دیگر وجوہات بھی ہیں۔ کچھ دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ مذہبی جذبات اور کہانی سنانے کے انداز نے دلچسپی پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

کہانی، ملبوسات اور موسیقی

پاکستانی ٹی وی سیریز بنیادی طور پر محبت، علیحدگی اور خاندانی تناؤ کی کہانیوں پر مبنی ہوتی ہیں۔ بے حد مقبول سیریز 'ہمسفر' اس کی ایک بہترین مثال ہے۔

'ہمسفر' 2011 میں ریلیز ہوا تھا جس کی کہانی دکھاتی ہے کہ اشعر اور خرد خاندانی وجوہات کی وجہ سے شادی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس کہانی میں معروف فنکاروں فواد خان اور ماہرہ خان نے اداکاری کی ہے۔

پاکستانی معاشرے میں طبقاتی امتیاز اور خواتین کو بااختیار بنانے کے مسائل کو 'زندگی گلزار ہے' نامی سیریز میں خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔

'میرے پاس تم ہو' کے علاوہ 'سنو چندا'، 'برزخ'، 'کبھی میں کبھی تم' اور 'پری زاد' جیسی حسین محبت کی کہانیوں پر مشتمل مزاحیہ سیریز اس ملک میں مقبول ہیں۔

بہرحال ان میں سے زیادہ تر ٹی وی سیریز پاکستانی ٹی وی پر نشر ہونے کے بعد جب یوٹیوب پر اپ لوڈ کر دی جاتی ہیں اس کے بعد ہی بھارت میں ناظرین انھیں دیکھ سکتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ سیریز زیادہ تر ملک کے 'ہم ٹی وی'، 'اے آر وائی ڈیجیٹل'، 'جیو' اور 'گرین انٹرٹینمنٹ' چینلز پر دیکھی جاتی ہیں۔ ان چینلز پر ہر سیریز کی ہر قسط کو لاکھوں بار دیکھا جاتا ہے۔

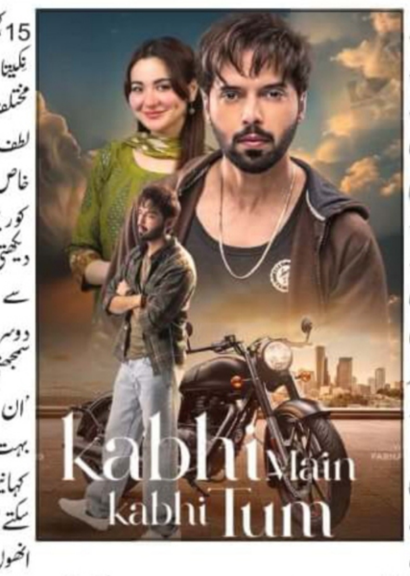

پاکستانی ڈرامے کی شوقین سنجیدہ اختر زارا نے کہا: 'مجھے ان کی کہانی بہت پسند ہے، ہر ڈرامے کا ایک الگ تصور ہے، ملبوسات بہت خوبصورت ہیں، ہر ایک کی اداکاری بہت حقیقت پسندانہ ہے، اور ہر ڈرامے میں ایک گیت ہوتا ہے جو سیریل میں ایک الگ لطف پیدا کرتا ہے۔'

ایک اور باقاعدہ ناظر احسن احمد انس نے بتایا کہ وہ انڈین اور ترکی کی سیریز باقاعدگی سے دیکھتے تھے۔ اب وہ پاکستانی ڈراموں کے مداح بن چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ انھوں نے گذشتہ سال کم از کم 10 سیریز دیکھی تھیں۔

گروپ کے ایڈمن البیا نے کہا کہ ان کی مقبولیت کی ایک اور وجہ ہے۔ 'ان سیریز کی بہت کم اقساط ہیں۔ کسی کی 15، کسی کی 20 یا 30 ہیں۔'

نکیتا نصرت باقاعدگی سے مختلف ممالک کی سیریز سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ وہ خاص طور پر بہت سے کورین، ترکی اور چینی ڈرامے دیکھتی ہے۔ تاہم وہ آسانی سے پاکستانی سیریز کو دوسرے ممالک سے ممتاز سمجھتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ 'ان کی اداکاری اور سیٹ بہت قدرتی ہیں۔ آپ ان کی کہانیوں سے تعلق محسوس کر سکتے ہیں۔'

انھوں نے کہا کہ انڈین ٹی وی سیریز اور پاکستانی سیریز میں 'بنیادی' فرق ہے۔ ان کے مطابق 'بنیادی فرق میک اپ، قدرتی کہانی سنانے کی تکنیک، جذبات کا ہے۔ اگر آپ پاکستانی گلوکاروں کے گانے دیکھیں تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کتنے جذباتی انداز میں گاتے ہیں۔'

ایک اور شوقین تبسم طوبیٰ کا دعویٰ ہے کہ زیادہ تر سیریلز خاندانی تعلقات میں کی پیچیدگیاں دکھاتے ہیں۔ 'کوئی نام نہاد جھگڑا نہیں ہوتا، کوئی برائی نہیں ہوتی، بس سیریلز میں ایسا ہی کچھ ہوتا ہے۔ مجھے پاکستانی سیریلز بہت پسند ہیں۔ وہ لوگوں کے جذبات کی اچھی طرح عکاسی کر سکتے ہیں۔

میک اپ، گیٹ اپ، کپڑے اور بول چال سب ہی مہذب ہوتے ہیں۔'

انھوں نے کہا کہ سیریل 'زندگی گلزار ہے' دیکھنے کے بعد انھیں ایسا ہی محسوس ہوا۔

پاکستانی سیریئل دیکھنے والے بھارتی کون ہیں؟

مختلف گروپس اور ناظرین سے بات کرتے ہوئے معلوم ہوا کہ نوعمر ناظرین پاکستانی ٹی وی سیریز سب سے زیادہ دیکھتے ہیں۔ تاہم، ہر عمر کے ناظرین ان سیریز سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

البیا نے کہا: 'پورا خاندان ایک ساتھ ان کی کہانی اور ملبوسات کی شائستگی کی وجہ سے کسی سیریز سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ تاہم، عمر کے لحاظ سے اسے کم عمر ناظرین زیادہ دیکھتے ہیں۔'

تاہم، پاکستانی ڈرامہ سیریز کے ارد گرد بنائے گئے بھارتی گروپس کا دعویٰ ہے کہ ان سیریز کے زیادہ تر ناظرین ڈھاکہ اور چٹاگانگ سے ہیں، جن میں سے اکثر ہندی اور اردو زبانوں سے واقف ہیں۔

بھارت میں پاکستانی ٹی وی سیریز کی مقبولیت کے حوالے سے نجی ٹیلی ویژن چینل بنگلہ وژن کے پروگرامنگ کے سربراہ طارق اکند کا کہنا تھا کہ 'اب فری سٹریمنگ کا وقت ہے، اس لیے ناظرین آسانی سے سب کچھ دیکھ سکتے ہیں۔ اسی لیے یہ مقبول بھی ہیں۔'

ان کا مزید کہنا تھا کہ 'اس طرح کے مواد کو دیکھنے کے لیے آپ کو انٹرنیٹ تک رسائی اور آلات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان سہولیات کو یقینی بنانے کے بعد ہی آپ ان سیریز کو دیکھ سکتے ہیں۔ تاہم، اگر یہ مقبول ہیں تو اس سے انکار کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ناظرین کو کیا اچھا لگتا ہے یا کیا برا لگتا ہے یہ میں نہیں کہہ سکتا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ سیریز ناظرین کو تفریح فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔'

معروف اداکار اور تھیٹر کے ہدایت کار صلاح الدین نے کہا کہ 'ہمارے سیریلز بھی مقبول ہوتے تھے لیکن اب ان میں کمی آئی ہے تاہم ہمارے ملک کے لوگ غیر ملکی سیریل دیکھتے ہیں تو یہ بدقسمتی کی بات ہے۔' 'لیکن چونکہ اسے یوٹیوب پر دیکھا جاتا ہے اس لیے کسی کو کسی کو کنٹرول کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارے سیریئل دیکھیں۔'

'ان کے سٹارز بھی اتنے ہی مقبول ہیں'

سیریز کی وجہ سے پاکستانی سٹارز بھی بھارت میں مقبول ہو رہے ہیں۔ اداکاروں میں درفشاں سلیم، یمنیٰ زیدی، ہانیہ عامر شامل ہیں، اداکاروں میں بلال عباس خان شامل ہیں جو کافی مقبول ہوئے ہیں۔

وہ بھارتی ناظرین کے ساتھ اپنا تعلق بڑھانے کے لیے مختلف سوالوں کا جواب بھی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دنانیر مبین نے کچھ دن پہلے بھارت میں انقلاب کی حمایت کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک کہانی شیئر کی۔ دوسرے پاکستانی سٹارز نے بھی مختلف دنوں میں بھارت کے بارے میں پوسٹ کیا۔ ان وجوہات کی بنا پر انھیں بھارتی سامعین کی طرف سے اچھا رسپانس ملا۔

فلم 'تھاما' کا ٹریلر شائقین کو پسند کیوں نہیں آیا؟

انڈین فلم 'ستری 2' کی کامیابی کے بعد فلم بینوں کو میڈاک کی ہارر کامیڈی یونیورس کی پانچویں فلم 'تھاما' کا بے صبری سے انتظار ہے۔ تاہم جمعے کو ریلیز ہونے والے اس کے ٹریلر کو اتنا پسند نہیں کیا جا رہا اور سوشل میڈیا پر صارفین نے اسے مایوس کن قرار دیا ہے۔ ہندوستان ٹائمز کے مطابق فلم کے ٹریلر میں ایوشمان کھرانہ کو ایک عمارت سے دوسری عمارت پر چھلانگیں لگاتے اور ایک ویمپائر بننے کے بعد تگ و دو میں دکھایا گیا ہے۔ ان کی ایک ہزار سال پرانے ویمپائر نوازالدین صدیقی سے لڑائی بھی دکھائی گئی ہے۔ لیکن فلم شائقین کو یہ ٹریلر کچھ پسند نہیں آیا۔ فلم کا ٹریلر شیئر کیا جس پر فینز نے کافی بے اطمینانی کا اظہار کیا۔ ایک صارف نے ٹریلر پر تبصرہ کیا کہ 'انسٹاگرام ریلیز سے سارے لطیفے اٹھائے ہیں۔' ایک اور صارف کا کہنا تھا کہ 'یہ کافی مایوس کن ہے۔ مزاح اور فلم کی سیٹنگ مڈوک کی دوسری فلموں جیسا محسوس ہو رہا ہے۔' بعض دوسرے صارفین نے میڈاک فلمز پر تنقید کرتے ہوئے پوچھا کہ 'انہوں نے بھیڑیا کا ٹیمپلیٹ کیوں استعمال کیا ہے؟ یہ کچھ مختلف بھی کر سکتے تھے۔' تاہم جس چیز نے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی ہے وہ ٹریلر میں ورون دھون کا 'بھیڑیا' کا کیمیو ہے۔ ایکس پر ایک فین نے سکرین گریب شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ 'واہ، کیا اپ گریڈ ہے!' 'تھاما' کے ڈائریکٹر ادتیہ سرپوتدار ہیں جو اس سے قبل سنہ 2024 میں 'منجیا' جیسی ہٹ فلم بنا چکے ہیں۔ میڈاک کی ہار کامیڈی یونیورس کا آغاز سنہ 2018 میں فلم 'ستری' سے ہوا تھا۔ اس کی کامیابی کے بعد اب تک 'بھیڑیا'، 'منجیا' اور 'ستری 2' ریلیز ہو چکی ہیں، جبکہ 'تھاما' 21 اکتوبر کو سینما گھروں کی زینت بنے گی۔

سلمان خان، ایشوریا سے علیحدگی کے بعد گانے سن کر روتے تھے، انکشاف

سمیر انجام کا کیریئر تین دہائیوں پر محیط ہے جنہوں نے چار ہزار سے زائد گانے لکھے ہیں، بالی ووڈ کی فلمی موسیقی کی تاریخ کا ایک اہم نام ہیں۔ ان کے لکھے ہوئے گانے آج بھی مقبولیت کے ساتھ سنے جاتے ہیں۔

بالی ووڈ کے معروف نغمہ نگار سمیر انجام نے ایک پوڈ کاسٹ میں اس وقت کے جذباتی واقعات کا پردہ فاش کیا ہے جب سپر اسٹار سلمان خان اداکارہ ایشوریا رائے سے اپنی علیحدگی کے صدمے سے گزر رہے تھے۔

سمیر انجام نے بتایا کہ فلم 'تیرے نام' کی شوٹنگ کے دوران سلمان خان اکثر گانے سنتے ہوئے رو پڑتے تھے۔

یہ واقعہ 2003 کا ہے، جب سلمان خان نے ستیش کوشک کی فلم 'تیرے نام' میں ایک دل شکستہ عاشق کا کردار ادا کیا۔ سمیر انجام کے مطابق سلمان خان کا اپنا ٹوٹا ہوا دل ان کی اداکاری کے لیے حقیقی جذبات مہیا کر رہا تھا۔ وہ ہر شاٹ لینے سے پہلے مخصوص گانے سن کر اپنے جذبات تازہ کیا کرتے تھے۔

سمیر انجام نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ فلم کا ٹائٹل گانا تو خاص طور پر سلمان خان کے لیے نہیں لکھا گیا تھا، لیکن یہ گانا ان کی اصل زندگی کی کہانی کی پرچھائیں ضرور بن گیا۔ شوٹنگ سے پہلے سلمان خان گلوکار ہمیش ریشمیا سے درخواست کرتے کہ وہ یہ گانا سنا دیں، جس کے بعد جذبات میں بہہ کر رو پڑتے اور پھر اپنا منظر فلم بند کرواتے۔

نغمہ نگار نے بتایا کہ سلمان خان خاص طور پر گانے کے اس بول 'کیوں کسی کو وفا کے بدلے وفا نہیں ملتی' پر بہت متاثر ہوتے تھے۔ اس وقت ان کا زخم تازہ تھا اور وہ جذباتی تکلیف کے دور سے گزر رہے تھے، جس کا اظہار ان کے آنسوؤں کے ذریعے ہوتا تھا۔

یاد رہے کہ سلمان خان اور ایشوریا رائے کا رومانوی تعلق 1999 میں فلم 'ہم دل دے چکے صنم' کے سیٹ پر شروع ہوا تھا اور یہ بالی ووڈ کے سب سے مشہور محبت کے واقعات میں شمار ہوتا ہے۔ دونوں کا رشتہ 2002 میں ختم ہو گیا، جس کے بعد ایشوریا رائے نے 2007 میں ابھیشیک بچن سے شادی کر لی، جبکہ سلمان خان نے اب تک شادی نہیں کی۔

شاہ رخ خان اور موہن لال ایوارڈ تقریب میں توجہ کا مرکز

دہلی میں منعقدہ 71 ویں نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب کئی لحاظ سے یادگار رہی۔ کچھ تصویروں کا دریشیم (منظر) بے مثال نظر آیا۔ ان میں ہندوستان نظر آتا تھا۔ کشمیر سے کنیا کماری تک ایک دلکش 'دریشیم'۔ ملیالم سنیما کے سوپر اسٹار موہن لال بھی تھے اور ہندی فلموں کے بادشاہ شاہ رخ خان بھی۔ ان کے بالکل ساتھ ہی رانی مکرجی مسکراہٹ پھیلا رہی تھیں۔ فلم 12 فیل کے نوجوان اداکار وکرانت میسی سخت امتحان پاس کر کے نیشنل ایوارڈ لینے آئے تھے۔ ایک فریم میں موہن لال اور شاہ رخ کی موجودگی پورے 'بھارتم' کا سب سے منفرد منظر پیش کر رہی تھی۔ یاد رہے کہ دریشیم اور بھارتم موہن لال کی دو مشہور فلموں کے نام ہیں۔ ہندی فلموں کے شائقین ملیالم سوپر اسٹار موہن لال کو دریشیم کے لیے جانتے ہیں، کیونکہ اجے دیوگن نے اس کے ہندی ریمیک میں کام کیا تھا۔ موہن لال نے واضح طور پر یہ خیال قائم کیا کہ ایک سسپنس تھرلر کا پلاٹ اتنا سست اور اس کا ہیرو اتنا پرسکون، چالاک اور سنجیدہ ہو سکتا ہے۔ پھر بھی پھر دل ہے ہندوستانی کے گلوکار شاہ رخ خان نے موہن لال کے ساتھ دو زندہ بندہ کی شان و شوکت کے ساتھ تقریب میں شرکت کی۔ اور اس کے آگے وکرانت میسی تھے، جو مستقبل کے لیے ایک نئی امید تھے۔ موہن لال نے شاہ رخ خان کی تعریف کی کیونکہ انہیں 33 سالہ شاندار فلمی کیریئر مکمل کرنے کے بعد بہترین اداکار کا پہلا قومی ایوارڈ ملا۔ اور جب صدر دروپدی مرمو نے موہن لال کو ملیالم سنیما کی بلندیوں پر ان کی شراکت کے لیے دادا صاحب ایوارڈ سے نوازا تو شاہ رخ خان کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ بادشاہ خان کو بار بار دعائیں دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ خوشی کے اظہار کا یہ ان کا منفرد انداز ہے۔ لیکن جس نے بھی انہیں ایک ساتھ دیکھا، ایوارڈ سے پہلے اور بعد میں، ان کے سامنے کا منظر واقعی حیرت انگیز اور واقعی خوبصورت تھا۔ دونوں اداکاروں نے ہاتھ ملایا، گلے لگایا اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ وکرانت کے لیے، ان دو افسانوں کے درمیان یہ نظر ایک حقیقی کامیابی تھی۔ یہ ایک انوکھا تجربہ تھا۔

دلجیت دوسانجھ کا ایشیا کپ کے حوالے سے بھارتی حکومت کے دوغلے پن پر طنز

بالی ووڈ کے پنجابی اداکار دلجیت دوسانجھ نے ملائیشیا میں اپنے کنسرٹ کے دوران بھارتی حکومت اور میڈیا پر کڑا طنز کرتے ہوئے اپنی فلم 'سردار جی 3' پر لگنے والی پابندی کو غیر منطقی قرار دیا۔ دلجیت نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا کہ ان کی فلم پر تو پابندی لگ گئی، لیکن ایشیا کپ 2025 جاری ہے۔ دلجیت دوسانجھ نے اپنے مداحوں سے بات کرتے ہوئے کہا "میری فلم 'سردار جی 3' فروری میں شوٹ ہوئی تھی، جبکہ پہلگام واقعہ اپریل میں ہوا۔ ہم سب چاہتے ہیں کہ مجرموں کو سزا ملے، لیکن فرق صرف یہ ہے کہ میری فلم حملے سے پہلے بنی تھی، جبکہ کرکٹ میچ تو اس وقت بھی کھیلے جا رہے ہیں۔" اداکار نے ملائیشیا میں ہندوستانی پرچم لہراتے ہوئے ایک شخص کو دیکھ کر کہا "یہ میرے ملک کا پرچم ہے جس کے لیے ہمیشہ احترام رہے گا۔" تاہم انہوں نے بھارتی میڈیا پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا "میڈیا مجھے غدارِ وطن بتانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہا تھا لیکن پنجابی اور سکھ کبھی اپنے ملک کے خلاف نہیں جا سکتے۔" یاد رہے کہ پہلگام واقعے کے بعد فلم فیڈریشن آف انڈیا نے نہ صرف 'سردار جی 3' پر پابندی کا مطالبہ کیا تھا، بلکہ دلجیت دوسانجھ کے بائیکاٹ کا بھی مطالبہ کیا گیا تھا۔ اگرچہ فلم بھارت میں ریلیز نہیں ہو سکی، لیکن اس نے عالمی سطح پر زبردست کامیابی حاصل کی۔ دلجیت دوسانجھ کا یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب بھارت اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کے باوجود ایشیا کپ جیسے کرکٹ ٹورنامنٹس جاری ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں دونوں معاملات میں تضاد کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اداکار نے زور دے کر کہا کہ وہ ہمیشہ اپنے ملک کے وفادار رہیں گے، لیکن انصاف کے تقاضے یہ ہیں کہ تمام معاملات میں یکساں پیمانہ استعمال کیا جائے۔ ان کی یہ بات بھارتی میڈیا اور حکومتی پالیسیوں پر سوالیہ نشان ہے۔

تنوجہ ایک بے باک اداکارہ تھیں

بالی ووڈ میں تنوجہ کو ایک ایسی اداکارہ کے طور پر یاد کیا جاتا ہے جنہوں نے اداکاراؤں کو فلموں میں روایتی طور پر پیش کئے جانے کے طریقے کو بدل کر اپنی بے باک اداکاری سے ناظرین کے درمیان اپنی خاص شناخت بنائی۔ تنوجہ 23 ستمبر 1943 کو ممبئی میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد کمار سین سمرتھ شاعر اور فلم ساز تھے جبکہ ان کی ماں شوبھنا سمرتھ مشہور اداکارہ تھیں۔ انہوں نے اپنے فلمی کریئر کا آغاز بطور چائلڈ آرٹسٹ 1950 میں اپنی ماں کے ہوم پروڈکشن فلم ''ہماری بیٹی'' سے کیا تھا۔ اس فلم سے تنوجہ کی بڑی بہن نوتن نے بھی اداکارہ کے طور پر اپنے کیریئر کی شروعات کی تھی۔ محض 13 سال کی عمر میں تنوجہ تعلیم حاصل کرنے کیلئے سوئٹزرلینڈ چلی گئیں جہاں انہوں نے انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانیں بھی سیکھیں۔ اسی دوران تنوجہ کی ماں نے انہیں فلموں میں لانچ کرنے کے لئے 1958 میں ''چھبیلی'' نام سے ایک مزاحیہ فلم بنانے کا فیصلہ کیا۔ چھبیلی بطور اداکارہ تنوجہ کی پہلی فلم تھی۔ سال 1961 میں ریلیز فلم 'ہماری یاد آئے گی' تنوجہ کے کریئر کی اہم فلم ثابت ہوئی۔ اس فلم میں تنوجہ کی بہترین اداکاری نے شائقین کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ گیتا بالی کی بے وقت موت کے بعد ان کی جگہ پُر کرنے والی اداکارہ انہیں مل گئی۔ تنوجہ کے فلمی کیریئر میں ان کی جوڑی راجیش کھنہ کے ساتھ کافی پسند کی گئی۔ 1967 میں فلم 'پیسہ یا پیار' کے لئے تنوجہ کو بہترین اداکارہ کے فلم فیئر ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔ تنوجہ کے کریئر کی کچھ قابل ذکر ہندی فلموں میں نئی عمر کی نئی فصل، بھوت بنگلہ، بہاریں پھر بھی آئیں گی، جیول تھیف، دو دونی چار، جینے کی راہ، گستاخی معاف، پیسہ یا پیار، پوتر پاپی، بچپن، ہاتھی میرے ساتھی، دور کا راہی، میرے جیون ساتھی، دو چور، ایک بار مسکرا دو، انوبھو، ایک پہیلی، امتحان، ہمراہی، بے خودی، ساتھیا، خاکی، وغیرہ شامل ہیں۔

Monday 29th September 2025
بروز پیر ۲۹ ستمبر ۲۰۲۵

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بھگت سنگھ نوجوانوں کے لیے مشعل راہ تھے: مودی

وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات میں دیسی مصنوعات سے تہواروں کو خاص بنانے کی اپیل کی، گاندھی جینتی پر لوگوں سے کھادی ملبوسات خریدنے کی اپیل

نئی دہلی، 28 ستمبر (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے مجاہد آزادی، شہید بھگت سنگھ کی سالگرہ پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہر ہندوستانی، خصوصاً ملک کے نوجوانوں کے لیے تحریک کا سرچشمہ اور مشعل راہ ہیں مسٹر نریندر مودی نے اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات میں کہا کہ آج کا دن بہت اہمیت کا حامل ہے۔ آج ہندوستان کی دو عظیم شخصیات کی سالگرہ ہے، میں بات کر رہا ہوں شہید بھگت سنگھ اور لتا دیدی کی۔ مجاہد آزادی شہید بھگت سنگھ، ہر ہندوستانی، خاص طور پر نوجوانوں کے لیے تحریک کا سرچشمہ ہیں۔ بے باکی ان کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ملک کے لیے تختۂ دار پر چڑھنے سے پہلے بھگت سنگھ نے انگریزوں کو ایک خط بھی لکھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ جنگی قیدیوں جیسا سلوک کریں۔ لہٰذا ہماری جان پھانسی سے نہیں، بلکہ سیدھی گولی مار کر لی جائے، یہ ان کی بے مثال بہادری کا ثبوت ہے۔ بھگت سنگھ لوگوں کے درد و تکلیف کے تئیں بھی بہت حساس تھے اور ہمیشہ مدد کے لیے آگے رہتے تھے۔ میں شہید بھگت سنگھ جی کو عقیدت مندانہ خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آج لتا منگیشکر جی کی بھی سالگرہ ہے، ہندوستانی ثقافت اور موسیقی سے دلچسپی رکھنے والا کوئی بھی شخص ان کے نغموں کو سن کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کے نغموں میں وہ سب کچھ ہے جو انسانی جذبات کو جھنجھوڑ دیتا ہے۔ انہوں نے جو حب الوطنی کے نغمے گائے، اس نے لوگوں کو بہت متاثر اور متحرک کیا ہے۔ ہندوستان کی ثقافت سے بھی ان کا گہرا رشتہ تھا، میں لتا دیدی کو دل سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ دوستو، لتا دیدی جن عظیم شخصیات سے متاثر تھیں ان میں ویر ساورکر بھی شامل ہیں، جنہیں وہ تاتا کہہ کر بلاتی تھیں، انہوں نے ویر ساورکر کے کئی گیتوں کو اپنی

آواز دی ہیں۔ لتا دیدی سے جو میرا محبت بھرا رشتہ تھا، وہ ہمیشہ قائم رہا، وہ مجھے ہر سال راکھی بھیجنا نہیں بھولتی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ مراٹھی موسیقی کے عظیم فنکار سدھیر پھڑکے جی نے ہی سب سے پہلے لتا دیدی سے میرا تعارف کرایا تھا۔ میں نے لتا دیدی سے کہا کہ مجھے آپ کا گایا ہوا اور سدھیر جی کا کمپوز کردہ گانا جیوتی کلش چھلکے بہت پسند ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز لوگوں سے دیسی مصنوعات خریدنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ "وکل فار لوکل" کو شاپنگ منتر بنانے سے آنے والے تہواروں کو مزید خاص بنایا جا سکتا ہے۔ مسٹر مودی نے اپنے ماہانہ ریڈیو نشریاتی پروگرام "من کی بات" میں کہا، "ایک عہد لے کر، آپ اپنے تہواروں کو اور بھی خاص بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم اس تہوار کو صرف دیسی مصنوعات کے ساتھ منانے کا فیصلہ کرتے ہیں، تو آپ دیکھیں گے کہ ہماری تقریبات کی خوشی کئی گنا بڑھ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ "ووکل فار لوکل" کو اپنا خریداری کا منتر بنائیں۔ یہ عہد کریں، ہم صرف وہی چیز خریدیں گے جو ملک میں تیار کی جائیں گی۔ ملک کے لوگ صرف وہی سامان استعمال کریں گے جس میں ملک کے ایک شہری کی محنت ہوگی۔ جب ہم ایسا کرتے ہیں، تو ہم صرف سامان نہیں خریدتے ہیں۔ بلکہ ہم ایک خاندان کے گھر میں امید لاتے ہیں، ایک کاریگر کی محنت کو عزت دیتے ہیں، اور ایک نوجوان کاروباری کے خوابوں کو پنکھ دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں کے دوران، ہم سب اپنے گھروں کو صاف کرتے ہیں، لیکن صفائی صرف ہمارے گھروں کی چہار دیواری تک محدود نہیں ہونی چاہیے۔ ہر جگہ صفائی ہماری ذمہ داری بنی چاہیے: گلیوں، محلوں، بازاروں، گاؤں تک اس کا دائرہ ہونا چاہئے۔ وزیر اعظم نے کہا، "ہمارے ملک میں، یہ پورا دور تہوار کا موسم ہے، اور دیوالی شاندار جشن ہے۔" میں آپ سب کو دیوالی کی بہت مبارکباد دیتا ہوں، لیکن میں یہ بھی دہراتا ہوں کہ ہمیں خود کفیل بننا ہے، ہمیں ملک کو خود انحصار بنانا ہے، اور اس کا راستہ صرف سودیشی سے گزرتا ہے۔" وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز کہا کہ بابائے قوم مہاتما گاندھی نے ہمیشہ سودیشی مصنوعات کو اپنانے پر زور دیا تھا، جس میں کھادی سب سے نمایاں تھی، اس لیے وہ سب سے اپیل کرتے ہیں کہ 2 اکتوبر کو ان کے یوم پیدائش پر کھادی کی کوئی نہ کوئی چیز ضرور خریدیں۔ وزیر اعظم مودی نے اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات میں کہا کہ دو اکتوبر کو گاندھی جینتی ہے۔ گاندھی جی نے ہمیشہ سودیشی مصنوعات کو اپنانے پر زور دیا اور ان میں کھادی سب سے اہم تھی۔ بدقسمتی سے آزادی کے بعد کھادی کی چمک کچھ ماند پڑ گئی تھی، لیکن پچھلے 11 برسوں میں کھادی کے تئیں ملک کے عوام کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں کھادی کی فروخت میں تیزی دیکھی گئی ہے۔ میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ دو اکتوبر کو کوئی نہ کوئی کھادی کی چیز ضرور خریدیں۔ فخر سے کہیں یہ سودیشی ہے۔ اسے سوشل میڈیا پر بھی ہیش ٹیگ ووکل فار لوکل کے ساتھ شیئر کریں۔ انہوں نے کہا کہ کھادی کی طرح ہمارے ہینڈلوم اور دستکاری کے شعبے میں بھی نمایاں تبدیلی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ آج ہمارے ملک میں ایسی کئی مثالیں سامنے آ رہی ہیں جو بتاتی ہیں کہ اگر روایت اور جدت طرازی کو ایک ساتھ جوڑ دیا جائے تو شاندار نتائج نکل سکتے ہیں۔ جیسے ایک مثال تمل ناڈو کی ہے، جہاں اشوک جگدیشن اور پریم سیلوا راج نے نئی پہل شروع کرنے کے لیے اپنی کارپوریٹ کی ملازمت چھوڑ دی۔ انہوں نے گھاس اور کیلے کے فائبر سے یوگا میٹ تیار کیے، نباتی رنگوں سے کپڑوں کو رنگا اور 200 خاندانوں کو تربیت دے کر انہیں روزگار فراہم کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جھارکھنڈ کے آشیش ستیہ ورت ساہو نے جوہار گرام برانڈ کے ذریعے قبائلی دستکاری اور ملبوسات کو عالمی ریمپ تک پہنچایا ہے۔ ان کی کوششوں سے آج جھارکھنڈ کی ثقافتی وراثت دوسرے ملکوں تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار کے ضلع مدھوبنی کی سویٹی کماری نے بھی سنکلپ کریئیشن شروع کیا ہے۔ متھلا پینٹنگ کو انہوں نے خواتین کی روزی روٹی کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ آج 500 سے زیادہ دیہی خواتین ان کے ساتھ جڑ گئی ہیں اور خود کفالت کی راہ پر ہیں۔ یہ تمام کامیابی کی داستانیں بتاتی ہیں کہ ہماری روایات میں آمدنی کے بے شمار ذرائع چھپے ہوئے ہیں۔ اگر ارادہ مضبوط ہو تو ہم کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

دنیا بھر کے ممالک بھوپین ہزاریکا کے گیتوں سے جڑتے ہیں: مودی

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز کہا کہ بھوپین ہزاریکا کے گیتوں سے دنیا بھر کے ممالک جڑے ہیں، کیونکہ فن کی خوشبو تمام سرحدوں کو پار کر کے لوگوں کے دلوں کو چھو لیتی ہے۔ مسٹر نریندر مودی نے اپنے ماہانہ ریڈیو پروگرام من کی بات میں کہا کہ فن، ادب اور ثقافت کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ کسی ایک دائرے میں محدود نہیں ہوتا ہے، اس کی خوشبو تمام سرحدوں کو پار کر کے لوگوں کے دلوں کو چھو لیتی ہے۔ حال ہی میں پیرس کے ایک ثقافتی ادارے سَنتھ مَنڈ پا نے اپنے 50 سال مکمل کیے ہیں، اس ادارے نے ہندوستانی رقص کو مقبول بنانے میں زبردست کردار ادا کیا ہے۔ اس کی بنیاد ملینا سالوینی نے رکھی تھی، انہیں چند برس قبل پدم شری سے نوازا گیا تھا۔ میں سنتھ منڈ پا سے وابستہ تمام لوگوں کو بہت مبارکباد دیتا ہوں اور مستقبل کی کوششوں کے لیے نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے دو آڈیو کلپس سناتے ہوئے کہا کہ یہ آواز اس بات کی گواہ ہے، کہ کس طرح بھوپین ہزاریکا کے گیتوں سے دنیا بھر کے مختلف ممالک آپس میں جُڑتے ہیں۔ درحقیقت سری لنکا میں ایک نہایت قابل ستائش کوشش کی گئی ہے، اس میں بھوپین دا کے مشہور گیت منو ہے۔ منوہار بابے کا سری لنکائی فنکاروں نے سنہلی اور تمل زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ میں نے آپ کو انہی (کلپس) کو آڈیو میں سنایا ہے۔ چند روز پہلے مجھے آسام میں ان کی صد سالہ پیدائش کی تقریبات میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ یہ واقعی بہت یادگار پروگرام تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آسام آج جہاں بھوپین ہزاریکا کی صد سالہ سالگرہ منا رہا ہے، وہاں کچھ دن پہلے افسوسناک لمحہ بھی آیا ہے، زوبین گرگ کے اچانک انتقال سے لوگ غم زدہ ہیں، زوبین گرگ مشہور گلوکار تھے، جنہوں نے پوری دنیا میں اپنی پہچان بنائی۔ انہیں آسام کی ثقافت سے گہری وابستگی تھی۔ زوبین گرگ ہماری یادوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے اور ان کی موسیقی آنے والی نسلوں کو مسحور کرتی رہے گی۔

بحریہ کی دو خواتین افسران نے سمندری سفر کر کے بہادری کی مثال قائم کی: مودی

:وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز بحریہ کی دو بہادر خواتین افسران کے آٹھ ماہ طویل سمندری سفر کو شاندار بہادری کا مظاہرہ قرار دیا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے ماہانہ ریڈیو پروگرام 'من کی بات' میں بحریہ کی دو افسران لیفٹیننٹ کمانڈر رولنا اور لیفٹیننٹ کمانڈر روپا سے فون پر گفتگو کی اور آٹھ ماہ کے دوران 50 ہزار کلومیٹر طویل سفر میں درپیش مشکلات اور موسم کی سختیوں پر بات کی۔ دونوں افسران نے بتایا کہ 'ناویکا ساگر' منصوبے کے دوسرے مرحلے میں ان کا سفر 2 اکتوبر 2024 کو گوا سے شروع ہو کر 29 مئی 2025 کو مکمل ہوا۔ اس سفر میں 238 دن لگے اور اس جہاز پر صرف یہی دو خواتین افسران موجود تھیں، لیفٹیننٹ کمانڈر رولنا نے وزیر اعظم مودی کو بتایا کہ اس سفر کے لیے ہم نے تین سال تک تیاری کی تھی، انہوں نے وزیر اعظم کو بتایا کہ انہوں نے دنیا کے سب سے دور دراز مقام 'نیمو پوائنٹ' پر ترنگا لہرایا، اس پر وزیر اعظم مودی نے بحریہ کی دونوں افسران کو مبارکباد دی۔ لیفٹیننٹ کمانڈر روپا نے کہا کہ اس طویل سفر کے دوران ہمیں خراب موسم اور کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا، انہوں نے بتایا کہ ہم دونوں کو شدید گرمی اور سخت سردی برداشت کرنی پڑی۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ لوگوں کو سن کر حیرت ہوگی کہ ہمارے ملک کی بیٹیاں ایسی سختیاں برداشت کر رہی ہیں، دونوں بحریہ افسران نے وزیر اعظم کو بتایا کہ آٹھ ماہ کے اس سفر کے دوران وہ چار مقامات آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، پورٹ اسٹینلی اور جنوبی افریقہ پر رکی تھیں۔ دونوں افسران نے بتایا کہ ہم نے دنیا کے ہر کونے میں ہندوستانیوں کو دیکھا، جو انتہائی سرگرمی اور اعتماد کے ساتھ ہندوستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آسٹریلیا کی مغربی پارلیمنٹ کی اسپیکر نے ہمیں بلایا اور ہماری حوصلہ افزائی کی۔ نیوزی لینڈ میں ماوری طبقے کے لوگوں نے ہمارا استقبال کیا اور ہندوستانی ثقافت کے لیے گہری عقیدت کا اظہار کیا۔ بحریہ کی افسران نے بتایا کہ جنوبی افریقہ کا پورٹ اسٹینلی ایک دور دراز جزیرہ ہے، جہاں کی آبادی صرف 3000 ہے۔

رائے گڑھ ضلع تائیکونڈو مقابلے کا انعقاد پنویل کھیل اور نوجوان سوا تنظیم مہاراشٹر کی طرف سے پنویل میں تائی کنڈو مقابلے کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں مہاراشٹر کے بہترین کراٹے کھلاڑیوں نے حصہ لیا اس میں پنویل کے سنجے بھگت نے پہلا مقام حاصل کیا اس میں کل 200 کھلاڑی حصہ لیا۔

ڈاکٹر عبدالکریم سالار "معمار قوم وملت" ایوارڈ سے سرفراز

جلگاوں نامہ نگار: یوں تو دنیا کی رہنمائی و رہبری کے لیے گاہے بہ گاہے اللہ نے اپنے مقدس انسانوں کو اس روئے زمیں پر بھیجا جو قوم وملت کا درد والم سمیٹ کر بروقت ان رہنمائی کر سکے ان ہی کی فہرست سے ایک گوہر نایاب بنام ڈاکٹر عبدالکریم سالار کی ذات ہے جو مسلسل پانچ دہائیوں سے بہ حیثیت علم وفضل، بردباری، حکمت ودانائی، صبر وجلال، ودور اندیش دانشمند رہنماء طور پر اہلیان جلگاوں ومضافات میں بر سرپیکار ہے بتاریخ ۲۸ ستمبر کو ہندی زبان کے روزنامے ایشیاء ایکسپریس نے سالار صاحب کی قوم وملت کے تئیں کی گی خدمات کا اعتراف کر امیر جماعت اسلامی مہاراشٹر و روزنامے کے روح رواں عالی جناب مجتبیٰ حسین فاروقی صاحب کے ہاتھوں اپنے مجلد اجراع کے موقع پر انہیں "معمار قوم وملت" ایوارڈ سے سرفراز کیا جو مومنٹو، شال، گل وایک خوبصورت سپاس نامے کی شکل تفویض کیا گیا تعلیمی حلقوں سے جڑے افراد کے جم غفیر کی موجودگی جب یہ ایوارڈ صاحب اعزاز ڈاکٹر عبدالکریم سالار کو دیا گیا تو ان کا پہلا تاثراتی جملہ تھا کہ "میری ذمہ داریوں میں آج اور مزید اضافہ ہوگیا" سحر انگیز شخصیت کے مالک واقرا ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر نے اپنی اظہار رائے میں کہا کہ وہ افراد جنہیں آج مختلف شعبوں میں کارہائے نمایاں کے تحت اعزاز سے نوازا گیا اب ان کی اپنی ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنے فرض منصبی میں مزید چابکدستی کے ساتھ پہل کریں اور اپنے کاموں اور تقویت بخشیں تاکہ نسل نو کے لیے سب مشعل راہ بن سکیں آج اگر ضرورت ہے تو وہ یہ کہ ہمارے آئیڈیل و سچے رہنما آقائے نامدار رسول خداؐ کے بتائے ہوئے اصولوں پر عملی طور سے روبہ عمل ہونے کی تاکہ قلبی سکون ودائمی اطمینان کے لیے بھٹکتی اس دنیا کو سیراب کیا جاسکے واضح رہے کہ مذکورہ پروگرام روزنامہ ایشیاء ایکسپریس (ہندی) کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا سالار صاحب کو اس ایوارڈ کے ملنے پر ان عزیز واقارب، تعلیمی و سیاسی حلقوں سے جڑے افراد کی کثیر تعداد نے اپنی مبارکبادی پیش کی جو سلسلہ تادم تحریر جاری وساری ہے اس اعزاز سے جلگاوں ضلع میں فخر و مسرت کی لہر دوڑ گی۔

بی ایم جین اردو پرائمری اسکول جلگاؤں میں شہید "بھگت سنگھ" کی یوم پیدائش پر پروگرام کا انعقاد

جلگاؤں: (نمائندہ) اقراء ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں کے زیر اہتمام جاری بی، ایم جین اردو پرائمری

اسکول، پرتاپ نگر، جلگاؤں میں بی ایم جین اردو پرائمری اسکول میں شہید بھگت سنگھ کی یوم پیدائش کے موقع پر تقاریر کا انعقاد کیا گیا۔ اسکول ہذا کے صدر مدرس اسلم خان سر کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی شروعات جماعت چہارم کی طالبہ نے تلاوت پاک سے کی۔ اس پروگرام میں جماعت اول تا چہارم کے طلباء وطلبات نے شرکت کیں۔ صدارتی خطبہ میں صدر مدرس اسلم خان سر نے بچوں موبائل سے دور رہنے اور پڑھائی پر توجہ دینے کو کہا۔ معاون معلمہ عائشہ مس نے نظامت پیش کی۔ پروگرام میں شامل تمام طلباء وطالبات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انھیں میڈل سے نوازا گیا۔ آصف سر نے رسم شکریہ پر صدر کی اجازت سے پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔ پروگرام کو مزید کامیاب بنانے کے لئے اسکول ہذا کے صدر مدرس اسلم خان سر کے ساتھ ساتھ معاون معلمہ حفیظ النساء، رفعت بانو، صادق سر آصف سر، جمیلہ مس، شگفتہ مس، ہمیرا مس، رضوانہ مس، امرین مس، اسماء مس، ناظمہ مس، عائشہ مس، اور غیر تدریسی عملے نے بھرپور محنت کی۔

امپا کی جانب سے الفلق مکتب و اسکول میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد

بھیونڈی (شارف انصاری):۔ امپا بھیونڈی کے زیر اہتمام الفلق اسکول میں ایک عظیم الشان

میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں تقریباً 850 طلبہ وطالبات کا طبی معائنہ کیا گیا۔ بچوں کو حفظانِ صحت اور صفائی ستھرائی سے متعلق رہنمائی فراہم کی گئی۔ تشخیص کے بعد یونانی اور ایلوپیتھی ادویات بھی تجویز کی گئیں۔ اس موقع پر مینجمنٹ الفلق کے واثق سر اور روبینہ مومن صاحبہ کے ساتھ تمام تدریسی عملے نے کیمپ کے انعقاد میں اہم کردار ادا کیا۔ امپا ٹیم کی جانب سے ڈاکٹر عفان خان (صدر امپا)، ڈاکٹر رضوان خان، ڈاکٹر جاوید علی خان، ڈاکٹر تبریز خان، ڈاکٹر انتخاب شیخ، ڈاکٹر اصف سید اور ڈاکٹر عتیق انصاری نے اپنی خدمات پیش کیں۔ خواتین ونگ کی صدر ڈاکٹر عشرت، ڈاکٹر نسرین ضیاء، ڈاکٹر پروین، ڈاکٹر نور فاطمہ اور ڈاکٹر رضوانہ نے طالبات کا طبی معائنہ کیا۔ کیمپ صبح ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوا، جہاں ڈاکٹر عشرت نے صحت سے متعلق مفید لیکچر دیا، جبکہ ڈاکٹر رضوان خان (سکریٹری امپا بھیونڈی) نے بچوں سے جنرل نالج پر سوالات کیے اور حفظانِ صحت سے متعلق آگاہی فراہم کی۔ آخر میں الفلق مینجمنٹ کی جانب سے تمام ڈاکٹروں کو اسناد، ٹرافیاں اور تحائف پیش کیے گئے۔ پروگرام دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے انعامات برائے سال ۲۰۲۱ء، ۲۰۲۲ اور ۲۰۲۳ء کا اعلان

ممبئی (پریس ریلیز): مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے اردو زبان و ادب میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کی حوصلہ افزائی کے لیے ہر سال قومی و ریاستی سطح پر مختلف ایوارڈز اور اعزازات دیے جاتے ہیں۔ اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اکادمی نے سال 2021ء، 2022ء اور 2023ء کے ایوارڈز کا اعلان کیا ہے۔ ان ایوارڈز میں مرزا غالب ایوارڈ، ولی دکنی ایوارڈ، خصوصی ایوارڈ، صحافتی ایوارڈ، نیو ٹیلنٹ ایوارڈ، لے آؤٹ ایوارڈ اور مثالی معلم ایوارڈ شامل ہیں۔ ہر سال یہ اعزازات ان افراد کو دیے جاتے ہیں جنہوں نے اردو زبان، ادب، صحافت اور تدریس کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہوں یا نئی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہو۔ ان ایوارڈز کیلئے امیدواروں کے انتخاب کی غرض سے وزیر برائے اقلیتی امور کی منظوری سے ایک تحقیق و انتخاب کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ اردو اکادمی کے دفتر میں منعقدہ ایوارڈ کمیٹی میٹنگ میں تحقیق و انتخاب کمیٹی کے صدر اور ممبران نے تینوں سال کے ایوارڈ کیلئے موزوں شخصیات کے ناموں پر غور و خوض کے بعد سفارشات مرتب کیں اور انہیں حکومت کی منظوری کیلئے محکمہ اقلیتی ترقیات محکمہ کے سپرد کیا۔ وزیر برائے اقلیتی امور اور وزیر اعلیٰ مہاراشٹر نے تحقیق وانتخاب کمیٹی کی جانب سے تین سال کے ایوارڈ کیلئے کی گئی سفارشات کی جانچ کے بعد اسے منظوری دے دی۔ اردو اکادمی کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے ممبئی میں تین روزہ گولڈن جوبلی پروگرام 16 اکتوبر تا 18 اکتوبر منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس پُروقار تقریب میں ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۳ء ان ۵ سالوں کے تمام ایوارڈز تقسیم کئے جائیں گے۔ گزشتہ تین سال کے ایوارڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

فہرست برائے انعامات ۲۰۲۱ء

مرزا غالب لائف ٹائم اچیومنٹ قومی ایوارڈ (ایک لاکھ روپے): شمیم طارق، ممبئی

ولی دکنی ریاستی ایوارڈ: (اکیاون ہزار روپے) ڈاکٹر عظیم راہی، سی ایس نگر (اورنگ آباد)

نیو ٹیلنٹ ایوارڈ (ریاستی انعام) انعام کی رقم پچیس ہزار روپے

۱۔ صدیقی صائم الدین، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۲۔ شیخ محسن شیخ الیاس (محسن ساحل)، عمرکھیڑ

لے آؤٹ ڈیزائن ایوارڈ: انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ عبدالکریم قاسم علی، ممبئی

صحافتی ایوارڈ انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ ہارون افروز، ممبئی
۲۔ ڈاکٹر شیخ علاؤالدین، ممبئی
۳۔ محمد یوسف جیلانی، مالیگاؤں
۴۔ محمد صادق، ناندیڑ

خصوصی ایوارڈ (اردو کے فروغ کیلئے ہمہ جہت خدمات پر) (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے)

۱۔ رؤف صادق، ممبئی
۲۔ مریم مرزا عبدالقیوم، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۳۔ انجم ضیاالدین تاجی، بلڈانہ
۴۔ ڈاکٹر شاہین فاطمہ، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۵۔ وسیم عقیل شاہ، جلگاؤں
۶۔ فرید احمد خان، (اردو کارواں) ممبئی
۷۔ سید سعید احمد، پونے
۸۔ انصاری اشفاق عمر، مالیگاؤں
۹۔ عامر پٹیل، مہابلیشور
۱۰۔ قاضی عامرالدین، دھاروا

مثالی ٹیچر ایوارڈ (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے)

یونیورسٹی اور ڈگری کالج کی سطح پر ایوارڈ

۱۔ ڈاکٹر محمد تابش خان، ممبئی
۲۔ ہما کوثر احمد علی شیخ، ناندیڑ
۳۔ ڈاکٹر خالد احمد خان، ملکاپور
۴۔ ڈاکٹر عبدالماجد انصاری، مالیگاؤں
۵۔ سید فرید احمد نہری، بیڑ
۶۔ ڈاکٹر عبدالواحد نظامی، اکولہ

اسکولی سطح پر ایوارڈ

۱۔ خان محمد اسرائیل، ممبرا
۲۔ قدیر سلیم خان، بھیونڈی
۳۔ جمیلہ خاتون شریف الحسن، ناگپور
۴۔ پٹھان شریف خان، جالنہ
۵۔ رئیس احمد خان، سانگلی
۶۔ نسرین کوثر، پربھنی
۷۔ خواجہ کوثر جبین، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۸۔ سراج انور، ناندیڑ
۹۔ انصاری کلثوم بانو، تھانے
۱۰۔ احتشام نداف، شولاپور
۱۱۔ سید غزالہ تبسم، جلگاؤں
۱۲۔ محمد معین، واشم
۱۳۔ واثق اللہ خان، بلڈانہ
۱۴۔ ممتاز قمرالدین شیخ، ممبئی
۱۵۔ خان ترنم عباس، احمد نگر

فہرست برائے انعامات ۲۰۲۲ء

مرزا غالب لائف ٹائم اچیومنٹ قومی ایوارڈ (ایک لاکھ روپے): قاضی مشتاق احمد، پونے

ولی دکنی ریاستی ایوارڈ: (اکیاون ہزار روپے) نذیر فتح پوری، پونے

نیوٹیلنٹ ایوارڈ انعام کی رقم پچیس ہزار روپے

۱۔ متین احمد خان، بلڈانہ
۲۔ محمد عامر آفاق، کامٹی

لے آؤٹ ڈیزائن ایوارڈ: انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ انیس احمد، کامٹی

صحافتی ایوارڈ انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ انصاری رئیس احمد، ممبئی
۲۔ عبدالواحد فاروقی، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۳۔ ملا محمد غالب، رتناگیری
۴۔ شرجیل قریشی، جلگاؤں

خصوصی ایوارڈ (اردو کے فروغ کیلئے ہمہ جہت خدمات پر) (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے)

۱۔ زاہدہ اقبال صدیقی، میرا روڈ
۲۔ محمد مشتاق کریمی، جلگاؤں
۳۔ راجا باغبان، شولاپور
۴۔ رفیق قاضی، پونے
۵۔ کمال احمد بلیاوی، ممبئی
۶۔ شیخ بشریٰ عبدالحسیب، سنگم نیر
۷۔ تاج الدین شاہد، رتناگیری
۸۔ بابر شریف، ناگپور
۹۔ سلطان اختر، شولاپور
۱۰۔ صدیقی محمد مبین، سی ایس نگر (اورنگ آباد)

مثالی ٹیچر ایوارڈ (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے)

یونیورسٹی اور ڈگری کالج کی سطح پر ایوارڈ

۱۔ ڈاکٹر نورالامین، پربھنی
۲۔ مومن فہیم عبدالباری، بھیونڈی
۳۔ عائشہ عبدالعزیز پٹھان، شولاپور
۴۔ ڈاکٹر سید اصفیہ مدنی، بیڑ
۵۔ ڈاکٹر قاضی محمد کلیم الدین، پربھنی
۶۔ امینہ فاروقی انعام الدین، نیک نور

اسکولی سطح پر ایوارڈ

۱۔ قاضی محمد شمس الدین، پنویل
۲۔ محمد جاوید عبدالرحمان خان، گنگاکھیڑ
۳۔ فیروز خان عبداللہ خان، ملکاپور
۴۔ ریحان احمد ہمدانی، مالیگاؤں
۵۔ فرزانہ محمد شاہد، ممبئی
۶۔ محمد عمران امین، مالیگاؤں
۷۔ ساجد سلیم صدیقی، بھیونڈی
۸۔ شیخ نجمہ رفیق، ناسک
۹۔ خان نزہت کبیر، ممبئی
۱۰۔ ندیم اختر انصاری، دھولیہ
۱۱۔ مولا قاسم مدیل، شولاپور
۱۲۔ شریف خان ایوب خان، جلگاؤں
۱۳۔ رفیعہ شہناز محمد شریف، کامٹی
۱۴۔ نکہت احمد ناظم الدین، اکولہ
۱۵۔ ڈاکٹر یاسمین بانو، ملکاپور

فہرست برائے انعامات ۲۰۲۳ء

مرزا غالب لائف ٹائم اچیومنٹ قومی ایوارڈ (ایک لاکھ روپے): سلیم شہزاد، مالیگاوں

ولی دکنی ریاستی ایوارڈ: (اکیاون ہزار روپے) ایم مبین، بھیونڈی

نیوٹیلنٹ ایوارڈ انعام کی رقم پچیس ہزار روپے

۱۔ محمود اشرف، مالیگاؤں
۲۔ فردوس انجم، بلڈانہ

لے آؤٹ ڈیزائن ایوارڈ: انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ عبدالقوی احمد، سی ایس نگر (اورنگ آباد)

صحافتی انعام انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے

۱۔ شیخ امتیاز نور محمد، ممبئی
۲۔ الطاف احمد ثانی، ناندیڑ
۳۔ جمیل احمد شیخ عبدالقدیر، اکولہ
۴۔ سید علی انجم راشد علی، دھولیہ

خصوصی ایوارڈ (اردو کے فروغ کیلئے ہمہ جہت خدمات پر) (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے)

۱۔ پردیپ پھاڈکر، پونے
۲۔ دوست محمد خان، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۳۔ اظہر حیات، ناگپور
۴۔ ڈاکٹر لکشمن شرما واحد، ممبئی
۵۔ شکیل ابن شرف، دھولیہ
۶۔ خان عبداللہ عبدالکریم، ممبئی
۷۔ قاضی سید لائق علی پٹیل، دیگلور
۸۔ سید مقصود علی، ایوت محل
۹۔ عبدالرحیم ارمان، جالنہ
۱۰۔ شیخ محمد اقبال، ممبئی

مثالی ٹیچر ایوارڈ (انعام کی رقم پندرہ ہزار روپے)

یونیورسٹی اور ڈگری کالج کی سطح پر ایوارڈ

۱۔ ڈاکٹر سیما ناہید انصاری، مروڈ جنجیرہ
۲۔ ڈاکٹر شیخ محبوب شیخ نذیر، اودگیر
۳۔ ڈاکٹر شیخ احرار احمد، ممبئی
۴۔ عتیق احمد قریشی
۵۔ نازیہ پرویز نقوی، ممبئی
۶۔ انیسہ بانو حبیب اللہ انصاری، ممبئی

اسکولی سطح پر ایوارڈ

۱۔ محمد غوث غلام مرتضیٰ، سی ایس نگر (اورنگ آباد)
۲۔ شیخ نعیم محمد اقبال، بھیونڈی
۳۔ شعیب مختار ابجی، رائے گڑھ
۴۔ انصاری شاہدہ محمد سعید، مالیگاؤں
۵۔ شاہجہاں فرحت آرا بیگم، رائے گڑھ
۶۔ صدیقی حنا کوثر، بیڑ
۷۔ انصاری محمد رمضان مکی، مالیگاؤں
۸۔ قریشی سلطان صلاح الدین، اودگیر
۹۔ قاضی زین العابدین، بیڑ
۱۰۔ شاکر عبدالشکور، مالیگاؤں
۱۱۔ نعیم فراز، اکولہ
۱۲۔ محمد مقیم جامعی، بھیونڈی
۱۳۔ خان شبنم ایوب، احمد نگر
۱۴۔ عائشہ بانو سکندر علی، جالنہ
۱۵۔ محمد علیم اسماعیل، ناندورہ

....

بزم ارمغان ادب امبیڈکر نگر کا 55 واں آن لائن نعتیہ طرحی مشاعرہ کا انعقاد

ممبئی: بزم ارمغانِ ادب امبیڈکر نگر کا 55 واں آن لائن نعتیہ طرحی مشاعرہ گزشتہ شب منعقد ہوا۔ جس کا مصرع طرح تھا "یہ ہی آقا کے پیار کے جلوے" جس میں ملک کے مشہور و معروف شعراء کرام نے اپنا کلام پیش کیا۔ مشاعرے کی صدارت جناب ظفر فیض آبادی صاحب اور نظامت کے فرائض جناب طارق مصطفیٰ صاحب نے بحسن وخوبی انجام دیا۔ مہمانان خصوصی اسلم سکندر پوری صاحب اور جناب احمد سکندر پوری صاحب قابل ذکر ہیں۔ مشاعرہ کا آغاز فیصل قادری گنوری کے نعت پاک سے ہوا۔ مشاعرے میں شامل شعرائے کرام کے کچھ منتخب اشعار پیش خدمت ہے۔ □□

ذرے ذرے میں جگمگاتے ہیں
حسن پروردگار کے جلوے

٭اشہر حمیدی التفات گنجوی٭
تھا جمال نبی خیالوں میں
دل نے دیکھے بہار کے جلوے

٭ظفر فیض آبادی٭
اب بھی ہیں دین کی فصیلوں پر
ضو فشاں چار یار کے جلوے

٭خالد اعظم ٹانڈوی٭
اہل دل دیکھتے ہیں کعبے میں
شاہ دیں گے دیار کے جلوے

٭رونق سلطان پوری٭
ہر طرف ہیں وجود سے ان کے
رحمت کردگار کے جلوے

٭ظہیر حسن اکبر پوری٭
دو جہاں میں کہاں نہیں موجود
خلق کے تاجدار کے جلوے

٭رئیس احمد رئیس بریلوی٭
دل مچلتا ہے در پہ جانے کو
کیا ہیں ان کے دیار کے جلوے

٭نور سلطان پوی٭
دونوں عالم میں حکمرانی ہے
یہ ہیں آقا کے پیار کے جلوے

٭ڈاکٹر کاظم رضا زیدی٭
چل کے طیبہ میں دیکھ لو توفیق
کیا ہیں لیل ونہار کے جلوے

٭توفیق فاخری جلال پوری٭
بزم کونین میں نمایاں ہیں
اک اسی نامدار کے جلوے

٭احمد سکندر پوری٭

علاوہ ازیں فیصل قادری گنوری، آصف علی قادری گنوری، وغیرہ کے کلام بھی پیش کئے گئے اور داد وتحسین سے نوازا گیا۔ مشاعرہ میں ان تمام شعراء کرام نے اپنے مخصوص انداز میں کلام پیش کئے جسے خوب داد وتحسین سے نوازا گیا بعد ازاں صدر مشاعرہ ظفر فیض آبادی صاحب نے اپنی مختصر و جامع خطبۂ صدارت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کہا کہ صرف پیارے رسول کے حالات زندگی پڑھ لینا کافی ہے۔ زندگی کو سنوارنے کے لئے اس سے بہتر کچھ نہیں۔ اسلام ہی دنیا کا اکلوتا مذہب ہے جس نے تعلیم پہ زور دیا۔ بزم کے اراکین وشعراء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔ اخیر میں بزم کے روح رواں نگراں وایڈمن جناب اشہر حمیدی صاحب و خالد اعظم صاحب کے رسم شکریہ پر مشاعرے کا اختتام ہوا۔ یہ اطلاع بزم ارمغان ادب کے رکن توفیق فاخری جلال پوری نے دی۔